کتاب دوئم :

نئ تخلیق کا سیدھا راست

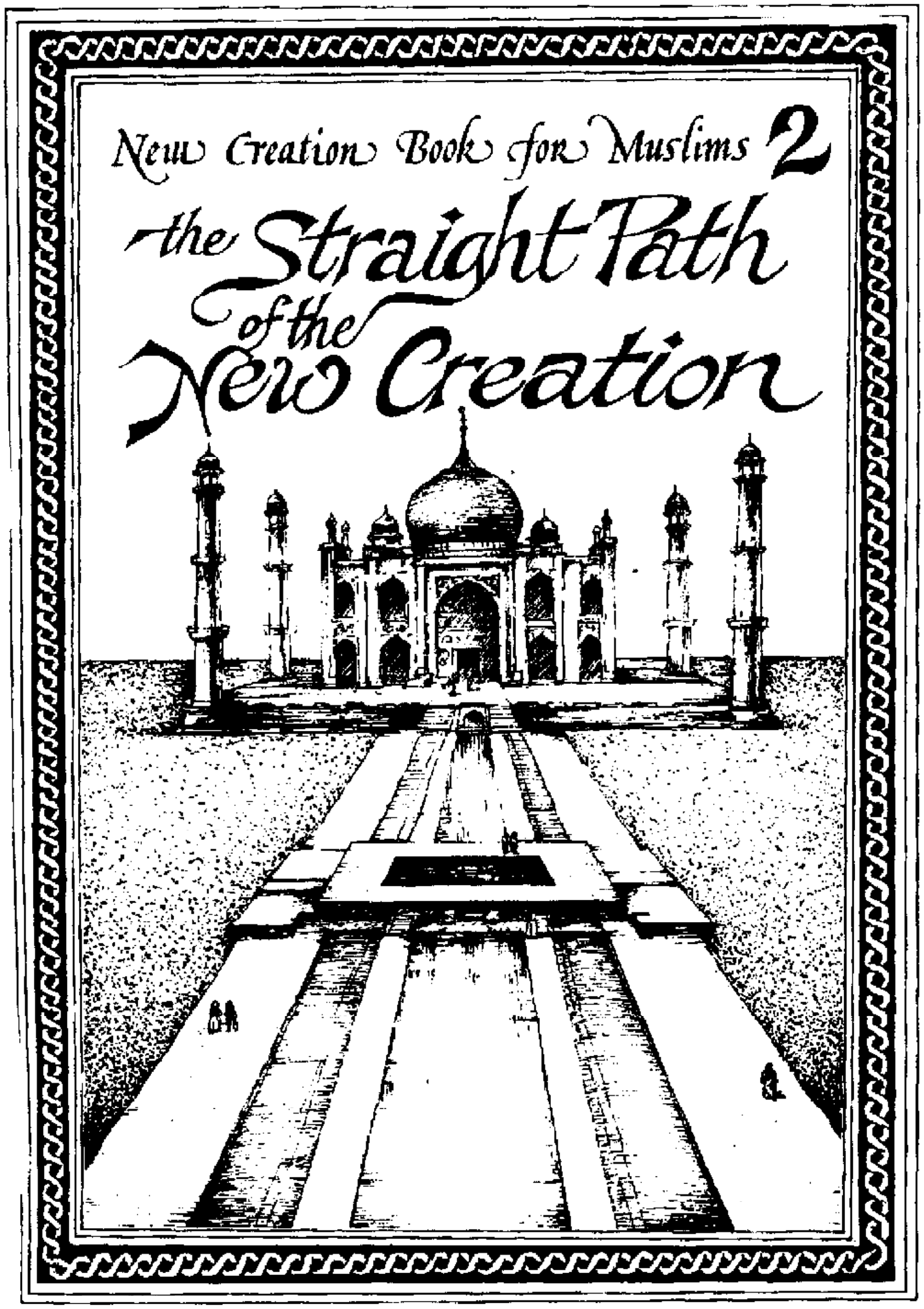
New Creation Book for Muslims 2
the Straight Path of the New Creation

کتاب دوئم :
نئ تخلیق کا سیدھا راستہ

خدا کو علم ہے کہ آپ کہاں رہتے ہیں۔۔

اور یہی علم شیطان اور جنات کو بھی ہے۔
یہ ایک مردِ خدا پر جدید دور میں
ظاہر ہُوا۔
یہ ایک سچی کہانی ہے۔

دعا کا معجزانہ جواب ملا۔

ایک مردِ خدا ایک صبح اللہ کو پکار رہا تھا
کہ جماعت میں زیادہ لوگ آئیں
وہ اللہ کے حضور سجدہ ریز تھا
اور اونچی آواز میں التجا کر رہا تھا
چھوٹے سے کمرے میں تنہا۔
یہ اکلوتی مسجد تھی
جس میں لوگ دعا کے لئے ملتے تھے
کیونکہ بیدین رہنماؤں کو
اللہ سے زیادہ سیاست سے دلچسپی تھی
جنھوں نے اللہ کی جماعت کو
عوامی اجتماع کی جگہ سے نکال باہر کیا تھا

لیکن تعریف خدائے واحد کی ہو جو دعاؤں کو سنتا ہے
جب ہم اسکو پکارتے ہیں
ہمارے خدا جیسا اور کوئی نہیں
تعریف صرف اسی کی ہو
وہ کسی جگہ پر فرماتا ہے
"اُنکے پکارنے سے پہلے میں جواب دونگا

2

The Straight Path of the New Creation

Allah knows where you live
and so do *Shaitan* and the evil *jinn* (demons).
This was proven to a man of God
in modern times.

This is a true story.

A PRAYER IS MIRACULOUSLY ANSWERED

The man of God was calling out to Allah one morning
to bring more people to the *jami'* (congregation).
He was on his face before Allah
and he was supplicating *du'a* very loudly
alone in a tiny apartment.
This was the only *masjid* (place of prayer)
the people had for their meetings
because the godless leaders,
more sensitive to politics than to Allah,
had thrown the congregation
out of a public meeting hall.

But praise be to Allah who hears and answers
when we call on Him!
There is none like the Lord our God,
praise be unto Him.
He says somewhere,
"Before they call I will answer;

اور جب وہ دعا کر ہی رہے ہونگے تو میں سُن لونگا
در حقیقت مردِ خدا کی دعا
اسکی التجا کرنے سے کئی ہفتے پہلے ہی سن لی گئی

خدا دعا کے جواب کے لئے تیار ہو رہا تھا۔

یہ ایک سچی کہانی ہے
ایک جوان مرد اور اسکی بیوی کئی دنوں سے سفر میں تھے
انہیں ایک مردِ خدا کی تلاش تھی
اللہ تعالےٰ نے ایک روحانی سفر کے لئے راہنمائی کی
کیونکہ اللہ کو پہلے سے ہی دعا اور جواب کا علم تھا
جواب اثر پزیر تھی
ہم ان سچائی کے متلاشیوں کو
عائشہ اور احمد کہیں گے۔
جنہوں نے مردِ خدا کے روحانی علم کے بارہ
میں بہت پہلے سے سن رکھا تھا
گرچہ وہ اس سے کبھی نہ ملے تھے
پس وہ حضرت ابراہیم کی طرح نکل کھڑے ہوئے
"جس نے ایمان کی وجہ سے تابعداری کی
جب اسے پکارا گیا کہ وہ ایک نئی جگہ پر جائے
جو اس کو وراثت میں ملنے والی تھی
تو وہ چل نکلا
نہ جانتے ہوئے کہ وہ کدھر جا رہا تھا"
حضرت ابراہیم ہی کی طرح یہ مرد اور عورت صحیح راستہ کی
تلاش میں تھے

راستبازی کا راستہ
اور وہ ایسا اس مردِ خدا کی رہنمائی میں

کرنا چاہتے تھے
یہ مرد اور عورت اپنی زندگی اللہ کے حوالے کرنا چاہتے تھے
اور اسکے کلام میں سے زندگی کے راستے کی تلاش میں تھے

جیسا کہ کہا گیا ہے،
"مجھ کو اپنے احکام پر لے چل
کہ اسی میں میری خوشنودی ہے"
تاہم عائشہ اور احمد کو علم نہیں تھا کہ یہ مردِ خدا
کس گاؤں میں رہتا ہے
اور نہ ہی یہ کہ اسکا گھر کس گلی میں ہے

and while they are yet speaking I will hear."
In fact, the request of the man of God
had been answered *weeks before* he made his petition.

HOW GOD HAD BEEN PREPARING TO ANSWER PRAYER

Here is the true story:
A young man and his wife
had been travelling for several days
looking for the man of God.
Allah had led them on a spiritual pilgrimage,
for Allah foreknew both the prayer and its answer,
which He was now effecting.

We will call these two *muridun* (aspirants)
Isha and Ahmad.
They had long heard of the spiritual *'ilm* (knowledge)
of the man of God,
though they had never met him personally.
And so they went out like *Ibrahim* (Abraham),
"who by faith obeyed
when he was called to go out to a place
which he was to receive as an inheritance;
and he went out,
not knowing where he was to go."

Like Ibrahim, the man and wife wanted to seek
the straight path,
the path of the just,
and they sought to do this
under the *huda* (guidance) of the man of God.

The man and woman wanted to submit their lives to Allah
and find the path of life in His Word,
as it says,
"Make me to go in the path of thy commandments,
for therein do I delight."

However, Isha and Ahmad did not know in which village
the man of God lived,
nor the street location of his dwelling.

لیکن تعریف صرف خدا کی ہو

کیونکہ کہا گیا ہے،

"تیرا کلام میرے پاؤں کے لئے چراغ

اور میری راہ کے لئے روشنی ہے"

معجزہ رونما ہوتا ہے

اسی رات معجزہ ہونے سے پہلے

احمد اور عائشہ نے ہوٹل میں ایک کمرہ لیا

جو اس جگہ سے کچھ ہی دور تھا

جہاں مردِ خدا رہتا تھا

اسی صبح

جب مردِ خدا

اللہ سے خلوصِ دِل کے ساتھ دعا کر رہا تھا کہ اور لوگوں کو بھیجے

عائشہ اپنے بچے کو لے کر چہل قدمی کے لئے نکلی

اور وہ گلی میں جا رہی تھی

جب وہ چل رہی تھی

تو وہ ایک عمارت کے پاس پہنچی

جہاں مردِ خدا سجدہ ریز تھا

اور خدا کو پکار رہا تھا

(گو کہ عمارت پر کچھ لکھا ہوا نہ تھا

اور نہ ہی کوئی ایسا طریقہ موجود تھا کہ جانا

جا سکتا کہ مردِ خدا اندر تھا)

عائشہ رکی اور ایک گزرتی ہوئی عورت سے دریافت کیا

کہ کیا اسے کسی مسجد کا علم ہے

جہاں اس علاقے میں دعا کی جا سکے

راہ گذر عورت ایک نو مرید نکلی

جس کا تعلق خدا کے لئے ستائے گئے اُس گروہ سے تھا

جو مردِ خدا کی رہائش گاہ پر اکٹھے ہوتے تھے

نہ صرف یہ

بلکہ ان عورتوں کا

رضائے الٰہی سے

مسجد کے سامنے ہی

آمنا سامنا ہوا

"خداوند سچے آدمی کے قدموں کو قائم کرتا ہے"

یہ کہا جاتا ہے۔

بہت سے اپنی تعلیم میں غلطی کرتے ہیں

But praise be to Allah
for it says,
"Thy word is a lamp unto my feet
and a light unto my path."

THE MIRACLE OCCURS

On the very night before the miracle happened,
Ahmad and Isha happened to take a room in a hotel
a very short distance from the place
where the man of God dwelt.

On the very morning
when the man of God
was petitioning Allah so earnestly to send more people,
Isha had taken her baby for a walk
and she was going down the street.

She was walking along,
and when she came to the building
where the man of God was on his face
crying out to God
(even though there was no sign on the building
nor any way in the world to know
the man of God was inside)
Isha stopped and asked a lady passer-by
if she knew of any *jami' (gathering)*
for *du'a* (free-prayer) in the area.

The lady passer-by happened to be a *murid* (novice believer)
who belonged to the persecuted flock of Allah
that met in the dwelling of the man of God.

Not only that,
the women happened,
in the providence of Allah,
to pass each other
right in front of this very house *masjid* (place of prayer)!

"The Lord orders the steps of a righteous person"
is the saying.
Many err with their doctrine

وہ نہ تو کلام کو جانتے ہیں اور نہ ہی خدا کی طاقت کو
اور نہ خدا کے پیار کو، جو سمجھ سے بالکل باہر ہے
جو کچھ اللہ پہلے سے جانتا ہے وہی اس کی پہلے سے رضا ہے
'مل ملا کر ان کے لئے بھلائی پیدا کرتے ہیں
جو اللہ سے پیار کرتے ہیں، جو اس کے مقصد کے لئے بلائے گئے ہیں'
وہ مبارک ہیں کیونکہ وہ "اس کے کلام سے ٹھوکر نہیں کھاتے"
اسی لمحے پھر
جونہی مردِ خدا نے ان الفاظ کے ساتھ
اپنی التجا ختم کی 'اے خدا ہمارے پاس اور لوگ بھیج'
دروازے پر دستک ہوئی
مردِ خدا کو عائشہ کے بارے میں کوئی علم نہ تھا
"کیا آپ جانتے ہیں میں اور میرا شوہر
کہاں جماعت ڈھونڈھ سکتے ہیں" عائشہ نے پوچھا
'ہاں' مردِ خدا نے حیرانی سے کہا
'الحمد اللہ' عائشہ نے کہا
'کیونکہ ہم ایک خاص مردِ خدا کی
تلاش میں ہیں'
پھر اس نے اپنا نام بتایا
"کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ میں اُسے کہاں مل سکتی ہوں؟
"میں وہی ہوں۔" مردِ خدا نے جواب دیا۔
"کیا۔۔۔" عائشہ ششدر رہ گئی
پس مردِ خدا نے دیکھا کہ
اس کی دُعا کا جواب اچانک اور معجزانہ طریقے سے ملا۔
خدا نے عورت کی مردِ خدا تک رہنمائی کی
راہنما جانتا تھا کہ وہ کہاں رہتا ہے
کیونکہ راہنما عالم کُل ہے
اُسی گھڑی جماعت ایک بار پھر بڑھنے لگی،

بے دین لوگوں کی مخالفت کے باوجود۔
اور عائشہ اور اس کے شوہر احمد دونوں نے
سمندر میں اسلامی نئی تخلیق بننے کے لئے
غسلِ موت کی اطاعت کی،
اور اپنے باطن کی صفائی کے لئے اللہ کو پکارا
اور نئی زندگی کے وضو میں داخل ہوئے
اور اللہ کی لازوال رُوح میں نئے بن جائیں
یہ دس سال پہلے واقع ہوا
پھر مردِ خدا کسی دوسری جگہ چلا گیا۔

knowing neither the Scriptures nor the power of God,
nor the love of God, which passes all understanding.
What Allah foreknows He forewills
"to work together for good for those
who love Allah, who are called according to his purpose,"
who are blessed, because they "are not offended at His Word."

At this exact moment, then,
just as the man of God finished his petition
with the words, "Send us more people, Lord"
—there was a knock on the door!

The man of God had no idea who Isha was.
"Do you know where my husband and I
could find a congregation?" Isha asked.

"Yes," the man of God said, flabbergasted.
"Praise to Him," Isha said,
"because we've been seeking
to find a certain man of God,"
and then she gave his name.
"Do you know where I could find him?"
"I'm he," the man of God said.
"Oh..." Isha was shocked.

So the man of God saw his prayer
answered so suddenly and miraculously.

God had led the woman to the man of God.
Al-Hadi (The Guide) knew where he lived!
For *Al-Hadi* is *Al-'Alim* (The All-Knowing).

Right after that the congregation started to grow again,
despite the opposition of the godless.
And both Isha and her husband Ahmad
submitted to the death *ghusl*
of New Creation Islam in the ocean,
calling on Allah to cleanse their inner being
with "the *wudu* (washing) of *tajaddud* (regeneration)
and the renewing of the Eternal Spirit of Allah."
That was nearly ten years ago.
Then the man of God moved to another place.

برسوں بعد ایک اور معجزہ ہُوا۔

کیا ایک معجزے کی ضرورت ہے
جو فرق ظاہر کر سکے
ایک سچے مسلمان استاد میں
اور ایک بناوٹی مسلمان استاد میں ؟
کچھ ہی عرصہ پہلے احمد نے مردِ خدا کو
دوسرے شہر سے یہ بتانے کے لئے ٹیلیفون کیا
کہ عائشہ طلاق چاہتی ہے
ان کی ازدواجی زندگی میں کچھ مسائل تھے
اور وہ مدد کے لئے کسی اور آدمی کے پاس گئی تھی
جو کہ ایک دھوکے باز شخص تھا، مگر
ایک اچھے مرشد ہونے کا دعویٰ کرتا تھا
لیکن حقیقت میں وہ ایک جھوٹا اور بناوٹی مسلمان مرشد تھا
وہ جنتر منتر کی دنیا میں گھومنے والا،
تعویذ دھاگے کرنے والا، افسوں گر،
جنات کا آشنا، طلسمات اور روحوں سے رابطہ رکھنے والا،
خدائی دعویداری کرنے والا، پیری مریدی، قسمت کا حال بتانے والا،
جادوئی الفاظ استعمال کرنے والا اور بری خواہش رکھنے والا تھا۔
کیونکہ کہا گیا ہے۔
"اب تو اُس کی طرف (یعنی خدا کی طرف) رجوع لا
اور صلح رکھ
تب ہی بھلائی تیری طرف آئیگی۔"
لیکن کچھ لوگ جنات اور شیاطین سے زیادہ تعلق رکھنا پسند کرتے ہیں
نہ کہ اللہ کے کلام سے، جیسا کہ کہا گیا ہے
"میرے لوگ تیرے کلام کے علم کے بغیر ہلاک ہو رہے ہیں
کیونکہ انہوں نے تیرے کلام کے علم کو رد کیا۔"

یہ جنات کی مدد حاصل کرنے والا
جس سے عائشہ نے مشورہ کیا
اس نے اُسے چین اور اطمینان کا وعدہ کیا
حتیٰ کہ جسم سے باہر نفسی تجربات کے ذریعے
اس نے اُس کو "روحانی عاملوں" جو "نوری اشکال" میں ظاہر
ہوتے ہیں ان سے براہِ راست رابطہ رکھنے کی پیشکش کی۔
ایسے جعلی رہنما، جیسا کہ یہ شخص بھی تھا،

YEARS LATER ANOTHER MIRACLE HAPPENS

Would it take a miracle
to show you the difference
between a true Islamic teacher
and a pseudo-Islamic teacher?

Very recently Ahmad called the man of God
long distance on the telephone to tell him
that Isha wanted a divorce.
They had been having marriage problems
and she had turned to a man for help,
a fraud who claimed to be a good *murshid* (spiritual guide)
but who was in reality
a pseudo-Islamic *shaman*
trafficking in the realm of spells
and charms and sorcery,
witchcraft, talismans and familiar spirits,
divining, saint worship, and demons,
fortune-telling, incantations and the evil eye.

It says somewhere,
"Acquaint now thyself with Him (Allah)
and be at peace;
thereby good shall come unto Thee."

But some people want to get more acquainted
with *jinn* or demons rather than the Word of Allah,
as it says,
"My people perish for lack of knowledge of Thy word,
for they have rejected the knowledge of thy Word."

The *haram* (forbidden) demon procurer
whom Isha consulted
promised her peace
and even dramatic out-of-the-body psychic experiences;
he claimed to offer her direct access
to "Spiritual Masters" who make their appearance
as "light-being entities."

Such counterfeit guides, as this man, are like

شیاطین کی مانند ہیں جن سے یہ رابطہ رکھتے ہیں۔
یہ غلیظ مذہبی خوانچہ فروش ہیں جو
اللہ کے خادموں کے بھیس میں نظر آتے ہیں۔
ایسے جعل سازوں سے کچھ بھی غیر متوقع نہیں ہے
اگر، ایسا کہا گیا ہے
''شیطان بھی اپنے آپ نورانی فرشتہ کا ہم شکل بنا لیتا ہے
اور ڈھونڈھتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے

ـــ مرنے والے انسانوں کے الفاظ میں نہیں
اور نہ ہی فانی دنیاوی طاقت میں
کیا اللہ کے زندہ کلام نے خود اعلان نہ کیا،
'میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں،
اگر میری بادشاہی اس دنیا کی ہوتی
تو میرے خادم جہاد کرتے' (۱۶)
خدا کی بادشاہی کی طاقت اس کے کلام میں ہے
اور اس کا کلام کیا فرماتا ہے؟

مردِ خدا عائشہ اور احمد کو شادی کے بارے میں
بادشاہت کی اصطلاحات میں سکھانے کا فیصلہ کرتا ہے۔۔۔

''مبارک ہے وہ جس کے ہاتھ میں بادشاہت ہے۔۔۔۔'' (۱۵)
اور بے شک اس کے ہاتھ مبارک ہیں
جس کو بادشاہت کا کُل اختیار دیا گیا ہے
یعنی اللہ کا کلام
تو بھی خدا کی بادشاہت
لفظ میں نہیں
بلکہ طاقت میں ہے

اللہ نے اپنے قوی عمل سے ہمیں اپنی بادشاہت میں لانا چاہا۔

ابتدا ہی سے
انسانیت اللہ اور اس کے کلام کے
سیدھے راستے سے
ہٹ چکی تھی۔
پہلے ہی حکم سے

(۱۵) سورۃ ملک ۶۷: ۱ ۔ تمام قرآنی حوالہ جات یوسف علی کے ۱۹۳۴ء میں پہلی مرتبہ شائع شدہ قرآن میں سے لئے گئے ہیں۔

(۱۶) جہاد کے معنی ہیں اللہ کی راہ میں جد و جہد کرنا ہے۔ جسکو اکثر مقدس جنگ بھی کہا جاتا ہے جو کئی معنوں میں سے ایک ہے

the devils with whom they commune.
They are unclean religious peddlers
disguised as servants of Allah.
There is nothing unexpected about such frauds
if, as it says,
"*Shaitan* himself goes disguised as an angel of light
seeking whom he may devour."

THE MAN OF GOD DECIDES TO TEACH ISHA AND AHMAD ABOUT MARRIAGE IN TERMS OF THE KINGDOM

"Blessed be He in whose hands is the Kingdom...." [15]
And blessed indeed are the hands of Him
into whom all the power of the Kingdom
is given: the Word of Allah.
Yet the Kingdom of Allah
is not in word,
but in power
—not the words of dying men,
nor the might of fleeting worldly power.
Did not the living Word of Allah himself declare,
"My Kingdom is not of this world;
if my Kingdom were of this world,
then would my servants fight *jihad* ".[16]
The Kingdom of Allah is in the power of His Word.
And what does His Word say?
The whole story swept through the mind of the man of God...

ALLAH HAS ACTED MIGHTILY TO BRING US TO HIS KINGDOM

From the good beginning
mankind has swerved
from the straight path
of Allah and his Word.

From the first commandment

---

15 [1]Kingdom 67:11. All Quranic references in English are from A. Yusuf Ali: *The Holy Qur'an*, first published in 1934.

16 *Jihad* means to strive in the way of God. What is often called "holy war" is only one meaning of the term.

جو نیک وبد کی پہچان کے
درخت کے نیچے دیا گیا
انسانیت نے اللہ اور اس کے جلال کے خلاف
مشتبہ کام کیا۔
اور اللہ کا جلال کیا ہے
اگر وہ قدرت کا کلام نہیں ہے تو؟
اوا سکی جلالی قدرت کیا ہے
اگر وہ اسکی حضوری کا کلام نہیں ہے؟
تمہارے نبیوں میں سے ایک نے سچ کہا ہے:

"مسیحا، عیسیٰ، یسوع ابن مریم،
اللہ کا رسول تھا، اور اسکا کلمہ
جسے اس نے مریم پر ٹھہرایا" (۱۷)
لیکن اسکا کلمہ جسے اس نے مریم پر ٹھہرایا
اس کے منہ سے
دنیا کی تخلیق پر نکلا۔
کیونکہ ابتدا میں
کلام تھا
اور کلام خدا کے ساتھ تھا
اور کلام خدا تھا۔ (۱۸)
قدرت اور حضوری
اللہ کا ازلی کلام تھا؛
اور ہر شے
کلام سے پیدا ہوئی
اور کلام کے بغیر
کچھ بھی پیدا نہ ہوا۔
تب کلام
ظاہر ہوا

ایک انسانی شکل میں
جو کہ سچا آدمی ہے
سیدھے راستے پر
جو زندگی کے درخت کی طرف جاتا ہے۔
اور اس کے شاگردوں نے اس کا جلال دیکھا،
جلال جو کہ صرف
اللہ کے ذاتی اور ازلی کلام کا ہے،
"وہ فضل اور سچائی سے معمور ہے۔ (۱۹)

(۱۷) سورۃ نساء ۴: ۱۷۱
(۱۸) یوحنا ۱: ۱
(۱۹) یوحنا ۱: ۱۴

given beneath the tree
of the knowledge of good and evil
mankind has acted shadily
toward Allah and his Glory.

And what is Allah's Glory
if not the Word of his Power?
And what is his glorious Power
if not the Word of his Presence?
One of your prophets has said rightly:
"The Messiah, Isa, Jesus son of Mary,
was the Messenger of Allah, and his Word
that he bestowed on Mary." 17
But His Word that He bestowed on Mary
went forth from His mouth
at the creation of the world.
 For in the beginning
 was the Word
 and the Word was with God
 and the Word
 was God. 18
The Power and the Presence was
Allah's Only Eternal Word;
and everything was made
by the Word,
and without the Word
was nothing made.
Then the Word
came on the scene
as a human being
who is true Man
on the straight path
to the tree of life.
And his disciples beheld his glory,
glory as of the only
personal and eternal Word of Allah,
full of grace and truth. 19

17 Women 4:171
18 John 1:1
19 John 1:14

کون کافر یہاں مریم کا نام لے گا

"خدا کی تکفیر میں" بہت سے خداؤں میں سے ایک کی طرح؟ (۲۰)

اے عقل کے اندھو

تم سوچتے ہو کہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ نے شادی کی؟

کیا کفر ہے!

کس کا ایمان ہو سکتا ہے کہ اللہ شادی کرے گا؟

کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم خدا کے کلمہ کو

لغوی معنوں میں اس کا بیٹا مانتے ہیں؟

ہرگز نہیں!

مریم اپنا جسم مستعار دینے والی سے کچھ بھی زیادہ نہ تھی!(۲۱)

کیونکہ اللہ کی نہ کوئی زوج ہے نہ ماں اور نہ کوئی شریک

اور نہ ہی اسے کسی آدمی کی ضرورت تھی

وہ ہونے کے لئے جو وہ ہمیشہ سے ہے۔ یعنی ایک!

خدا اپنے ازلی کلام اور اپنی ازلی روح کے ساتھ

ابد سے وحدت میں موجود ہے۔

کون کافر اس کے برعکس سوچ سکتا ہے؟

کیا آپ اس قدر ناسمجھ ہو سکتے ہیں

کہ ایسا کہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے ازلی کلام

اور اپنی دائمی روح کے بغیر موجود تھا؟

کیا آپ کہیں گے کہ ایک وقت ایسا تھا جب اللہ تعالیٰ بلکل خاموش تھا

اور اپنے زندہ کلام کو ادا کرنے سے قاصر تھا؟

کیا آپ کہیں گے کہ وہ ایک وقت اپنی روح کے بغیر تھا،

اپنی دائمی روح کے بغیر؟

(۲۰) سورۃ المائدہ ۵: ۱۱۶ مریم کی پرستش کے خلاف ہے، جیسے کہ اپی فینس ہمیں بتاتا ہے کہ کلاریڈینز عرب میں کیا کرتے تھے۔ سورۃ المائدہ ۷۳ تا ۷۷ اور اسی قسم کے دوسرے حوالہ جات تثلیث کے خلاف ہیں۔۔۔ تین خداؤں پر ایمان۔۔۔ ایک عقیدہ جسے سچے ایمانداروں نے ہمیشہ رد کیا ہے۔ خدا ایک ہے، لیکن یہ اسی کی فضیلت رہی ہے کہ اس نے اپنی ذات کے اندر اپنا کلام، اور اپنی دائمی پاک روح کو سمویا ہوا ہے۔ عیسیٰ یا یسوع کو خدا کا کلام کہا گیا ہے اس حوالہ کے لئے سورۃ نساء ۴: ۱۷۱ دیکھیں۔ اور پاک روح کے حوالہ کے لئے سورۃ المائدہ ۵: ۱۱۰ دیکھیں

(۲۱) اس تعلیم پر جتنا زور دیا جائے کم ہے۔ "باپ" اور "بیٹے" کی اصطلاحات انسانی تناسب اور تشبیہ کو ظاہر کرنے کے لئے استعمال کی گئی ہیں تاکہ خدا کے متعلق کچھ سمجھایا جا سکے جس طرح خدا اپنے کلام کے ساتھ شخصی تعلق ظاہر کرتا ہے یا اس کا کلام خدا کے ساتھ شخصی تعلق ظاہر کرتا ہے۔ یہ اصطلاحات سورۃ النجم ۵۳: ۱۹ تا ۲۱ میں دیے گئے حوالے میں "خدا کی بیٹیاں" کی طرح کئی خداؤں کے ماننے کو ظاہر نہیں کرتی ہیں۔ سورۃ توبہ ۹: ۳۰ میں لقب "خدا کے بیٹے" کی مخالفت کی گئی ہے اور کہا گیا کہ یہ لقب بھی قدیم سے مروج کئی خداؤں کے ماننے کو ظاہر کرتا ہے۔ نہ ہی یہ لقب جسمانی ولدیت کو ظاہر کرتا ہے۔ جو تصور سورۃ انعام ۶: ۱۰۱ میں دیا گیا ہے لفظ "باپ" "تشبیہ" کہا گیا ہے جیسے عربی لفظ "ابوالبرکات" یعنی برکتوں کا باپ۔ اسی طرح لفظ "بیٹا" بھی تشبیہ استعمال ہوا ہے جیسے قرآنی لقب ابن سبیل یعنی راستے کا بیٹا۔ جس طرح سفر کرنے والا۔ سورۃ بقرہ ۲: ۲۱۵

What blasphemer would breathe the name of Mary here
as one of the "gods in derogation of God"? [20]
Are you so slow in understanding
that you think we believe Allah got married?
What blasphemy!
Who could believe that Allah would take a wife?
Do you think we mean that the Word of Allah
is His Son in that literal sense?
Not at all!
Mary was nothing but a loaner of flesh! [21]
For Allah has neither wife nor mother nor partner
nor did He ever need a human being at all
to be what He has always been—one!

Allah always existed with His Everlasting Word
and His Everlasting Spirit as *tawhid* (one).
What blasphemer would assert otherwise?
Would you be so foolish as to say
that Allah once existed without His Eternal and Living Word
and without His Everlasting Spirit?
Would you have Allah at one time mute
and unable to utter a living Word?
Would you have Him at one time Spiritless,
without His Eternal Spirit?

---

20 Qur'an 5:116 is against the worship of Mary, which Epiphanius tells us the Collyridians practiced in Arabia. Sura 5:77/73 and similar references are against tritheism—three gods—a doctrine true believers have always rejected. God is one, but He has always had personal distinctions within Himself that included His Word and His Eternal Holy Spirit. See Sura 4:171 for a reference to "His Word" Isa or Jesus and see 5:110 for a reference to His Holy Spirit.

21 This teaching cannot be overemphasized. The terms "Father" and "Son" are human analogies or metaphors to give some understanding of God as He relates personally to His Word and as His Word relates personally to Him. These terms do not indicate polytheism as the daughters of God did in Sura 53:19-21. In Sura 9:30 the title "Son of God" is objected to because it is seen as reflecting the earlier polytheism too. Nor should the title imply physical paternity, a concept opposed by Sura 6:101. The word "Father" is metaphorical as in the Arabic name *Abu 'l-Barakat*, the Father of Blessings. Likewise the word "Son" is metaphorical in the Quranic designation Ibn al-Sabil, son of the road, hence traveler. Sura 2:215

ایسے کافر اپنے تصوراتی خدا کیساتھ جس کی وہ پرستش کرتے ہیں
وہ کچھ کر گزرتے ہیں جو وہ خوابوں میں بھی خود اپنے ساتھ نہ کریں

۔۔مثلاً، اس کے تمام زندہ فرمان اور زندگی کو رد کر کے
اس کو بے زبان اور بے جان ذات چھوڑ دیتے ہیں۔
کاش ایسا ہو کہ یہ خواب دیکھنے والے جاگ جائیں اور ایسے مہمل خیالات
کو ترک کر کے اپنا منہ بند کریں اور اپنی عاقبت سنواریں۔
اسکے بجائے وہ اپنے آپ پر فخر کرتے ہیں
کہ ان کے بے زبان اور بے روح خدا کا کوئی "شریک" نہیں ہے۔
جب اللہ تعالیٰ اپنا خیال ظاہر کرتا ہے تو وہ اپنے کلام کے ذریعہ بولتا ہے
کیونکہ اس کا کلام اللہ تعالیٰ کے ذہن کو منکشف کرتا ہے۔
اگر ہم اپنی سوچ کے انداز کو ختم کر دیں
اور اس کے کلام میں زندہ ہو جائیں۔
مردِ خدا نے عائشہ اور احمد پر یہ سب کچھ
ظاہر کیا اور ان کو بتایا کہ وہ کیسے سیکھ سکتے ہیں
کہ وہ اس ذہن کی سوچ سوچیں
جو کہ کلام کے مقدس اوراق میں آشکارہ کیا گیا ہے۔
کیونکہ یہ اسی کی شبیہ ہے جس میں ہمیں خلق کیا گیا ہے
یہ اسی کا جلال ہے جس سے ہم محروم ہو چکے ہیں،
اپنی سوچ میں بے اثر
اور اپنے بے عقل تصورات کے اندھیروں میں گم۔
لیکن اگر اب ہم جنگلی جانوروں کی مانند بن ہی چکے ہیں
(اس جہالت کے باعث جو ہمارے اندر ہے
اور اس اندھے پن کی وجہ جو ہمارے دل میں ہے)،
یہ اس وجہ سے نہیں کہ اس نے ہمیں ایسے بنایا ہے

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں جانوروں کا ذہن نہیں دیا
بلکہ خود اپنے جیسا دماغ عطا کیا ہے
ایک عقلی اور تخلیقی دماغ
جو اسکی پاکیزگی میں اس کے ساتھ رفاقت کا اہل ہے۔

ہمارا مذہب ہماری سیاہ کاریوں کی پردہ پوشی کرتا ہے

تاہم، ہماری گنہگار فطرت نے ہمیں اپنے پاک خدا
سے الگ کر رکھا ہے
اور، اُس بدی کرنے والے کی تابعداری میں،
ہم خود بھی بدکار ہو گئے ہیں،
گو کہ ہم اپنے مذہب کے لبادے کے نیچے،
اپنے گناہوں کو چھپانا پسند کرتے۔
لیکن اللہ تعالیٰ ٹھٹھوں میں نہیں اڑایا جاتا

Such blasphemers would do to the imaginary God they worship
what they would not dream of doing to themselves
—namely, cut out all living utterance and life
to be left with a mere speechless, lifeless being.
If only these dreamers would wake up from such nonsense
and shut their mouths to save their souls!
Instead they pride themselves
that their speechless, Spiritless deity has no 'partners'!

When Allah speaks His mind He speaks His Word,
for His Word is the revealed mind of Allah.
And we can have His mind in all things
if we die to our own way of thinking
and come alive to His living Word.

The man of God reflected on Ishá and Ahmad
and how they must learn
to think the thoughts of the mind
revealed to us in the sacred pages of the Word.
For it was in His image that we were created
and it is from His glory that we have fallen,
having become futile in our thinking
and darkened in our senseless minds.

But if we are now more like brute beasts
(because of the ignorance that is in us
and the blindness of our hearts),
it is not because He made us so.
For Allah gave us not an animal mind
but a mind like His,
a rational and a creative mind
capable of communion with Him in Holiness.

Our Religion Cloaks our Dark Guilt

However, our sinful nature has separated us
from our Holy God
and, obeying the voice of the Evil One,
we ourselves have become evil,
though we love to hide our guilt
under the cloak of religion.
But Allah is not mocked.

اُس کی نظروں میں تمام چیزیں
ننگی اور کھلی ہیں
جسکے ساتھ بہر حال ہمارا تعلق ہے۔
وہ جس نے آنکھ بنائی
کیا وہ خود دیکھ نہیں سکتا؟
یہاں تک کہ ٹھٹھاباز بھی جانتے ہیں
کہ ہم اپنے باپ شیطان کے ہیں
اگر ہم اپنے باپ کی سی بُری خواہش رکھتے ہوں۔
صرف خدا کا کلام ہی
ہمارے دلوں سے ہمکلام ہو کر
نئی تخلیق کی فطرت پیدا کر سکتا ہے۔
جب تک ہم اپنا بھروسہ
زندہ کلام کے علاوہ کسی اور چیز میں رکھتے ہیں
تو وہ "چیز" اصل میں ہمارا خدا بن جاتی ہے
اور ہم اس کے غلام۔
ہم چاہے کتنی ہی مذہبی عقیدت کیساتھ

اپنے تمام مذہبی قوانین اور دستور کی پابندی کرتے ہوں،
تو بھی اس بُت یعنی "چیز" نے ہمارے دلوں میں کلام
کی جگہ پر قبضہ کر رکھا ہوتا ہے۔
اور یہ بُت ہمیں بُرائی کی طرف مائل کرتا ہے۔
اب امر و نہی کے احکام
ہمارے روحانی لڑکپن
کیلئے ابتدائی راہنما تو ہیں
لیکن اب وقت آ چکا ہے
کہ ہم اس مذہبی رسم و رواج
کی ابتدائی نگرانی سے آگے بڑھیں۔
اور بالغ ورثاء کی مانند
روحانی لے پالک بنائے جائیں۔

جب زندہ کلام
ہمارے اندر گھر کرتا ہے
تو ہمیں اولاد کی سی تابعداری کی روح ملتی ہے؛
اور ہم حضرت ابراہیم کی روحانی اولاد بن جاتے ہیں
اور خدا ہمارا باپ بن جاتا ہے۔
کیونکہ خدا نے ہمارے دلوں میں
اپنا زندہ کلام بھیجا کہ ہم اُسکی شبیہ پر
ڈھل کر اُسکی رفاقت کیلئے تیار ہوں،
اور بلا جھجک اپنے باپ کے ساتھ چلیں
اور قوانین کے نیچے اجنبیوں کی طرح لڑکھڑاتے نہ رہیں۔

All things are naked and opened
unto the eyes of Him
with whom we have to do.
He who made the eye,
can He not see?
And even the scoffers know
that we are of our father the devil
if the lusts of our father we do.

Only the Word of Allah
can speak into our hearts
a new creation nature!
As long as we place our trust
in anything apart from the living Word,
that "anything" becomes our real god
and we become its slaves.
No matter how religiously
we observe religious rules and laws.
that idol "anything" has usurped
the living Word's place in our hearts
and will lead us to corruption.

Now religious do's and don'ts
were the rudimentary guardians
of our spiritual childhood, it is true.
But the time has come
for us to outgrow the tutelage
of mere religious formalism
and to receive the spiritual adoption
of mature heirs.
When the living Word
takes up residence within us,
we receive a filial spirit of obedience;
we become the spiritual people of Ibrahim,
and God becomes our Father.
For God sent his living Word
into our hearts to restore us
in his likeness and for his fellowship,
that we might walk naturally with Him as our Father,
and not hobble like aliens under the cold prod of laws.

مردِ خدا سوچتا ہے کہ کس طرح عائشہ کے ازدواجی بندھن کو بچایا جائے

مردِ خدا عائشہ کے بارے میں سوچتا ہے
کہ وہ کس طرح خدا کی مغفرت کو سمجھا سکے ؟
ایسا نہیں ہے کہ خدا کو پیار کرنے اور خدمت کرنے
سے ہمیں مغفرت کی یقین دہانی ملے اُن اعمال کی بنیاد پر
جو ہم نے خدا کے لئے کیے۔
بلکہ خدا نے اپنی محبت اور کرم سے یوں خدمت کی
کہ گناہ کی عدالت کرنیوالے نے ہمارے گناہوں کا
تمام بوجھ خود اُٹھالیا اور سزا اپنے اوپر لے لی۔
اللہ تعالیٰ کے کلام کی لازوال عدالت
اُس کے کلام کی لازوال رحمت بھی بن گئی!
لیکن کیسے ؟
اُس کے کلام کی مجسم شکل، یعنی عیسیٰ المسیح میں۔
پس اس بنیاد پر کہ خدا نے ہمارے لئے کیا کیا
ہم اسکی مغفرت کا یقین کر سکتے ہیں
کیونکہ اُس نے اپنے کلام کے ذریعہ سے ہمیں ایک نیا ذہن عطا کیا
اور اپنی دائمی روح کے ذریعے ایک پیار بھرا ضمیر عطا کیا۔
اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ خود اپنے بارے میں الٰہی فراست سے غور و خوض کیا
اور یہ فہم و فراست اس کا کلام ہی ہے۔(۲۲)
عیسیٰ المسیح خود ہی وہ کلام ہے
اور وہ ازلی کلام ہے
جس کے الفاظ ہمیشہ قائم رہیں گے۔
حضرت عیسیٰ کی کتاب پیدائش سے لے کر مکاشفہ تک ہے
جو اپنی تعلیم میں غلطیوں سے مبّرا ہے،

اور اُن لوگوں کیلئے، جو ازلی روح کی آنکھ سے دیکھ سکتے ہیں،
اس کتاب کی ہر سورۃ کا چھُپا ہُوا منبع اور عنوان حضرت عیسیٰ ہی ہیں۔
اور چونکہ کلام باپ کا چھُپا ہُوا ذہن آشکارہ کرتا ہے،
اسلئے اللہ تعالیٰ کا مدعا یہ ہے کہ اس کا ذہن ہم میں بھی سرایت کرے

(۲۲) حضرت عیسیٰ سے پہلے کسی پیغمبر نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ وہ خدا کو جانتا ہو، یا اسکی آواز سنی ہو، یا اسکی جھلک دیکھی ہو۔ متی ۱۱ : ۲۷ حضرت عیسیٰ یہ دعویٰ کرتے ہیں جو صرف خدا کا شخصی کلام دعویٰ کر سکتا ہے یعنی خدا کے متعلق کل علم ہونا۔ یہ قرآن پاک کے پڑھنے والوں کے لئے اس لئے اہم ہے کیونکہ قرآن پاک میں کہیں بھی یہ درج نہیں ہے کہ انجیل کے متن میں کوئی خرابی ہے۔
(۲۳) متی ۲۴ : ۳۵۔

THE MAN OF GOD THINKS ABOUT HOW TO SAVE ISHA'S MARRIAGE

The man of God thought about Isha
and how she must learn to understand God's forgiveness.
It is not that we love God and serve him with such grace
that we can be assured of forgiveness
based on what we have done for God.
No, it is that God loves us and has served us with such grace
that the Judge of sin has taken the whole weight
of our guilt and condemnation upon Himself.
The Word of Allah's eternal Judgment became also
the Word of His eternal Mercy!

But how?
In the person of His Word, Isa al-Masih.
Thus it is that we can be assured of forgiveness,
based on what God has done for us,
in giving us a new mind with His Word,
and a tender conscience with His Eternal Spirit.

Allah has always reflected upon Himself with His wisdom,
and His wisdom is His Word. [22]

Isa al-Masih Himself *is* that Word!
He is the everlasting Word
whose words will stand forever. [23]
The *Kitab* (Book) of Isa is Genesis to Revelation,
infallibly accurate in its teaching about him,
and Isa is the hidden source and subject of each *sura* (chapter)
for those who can read with the eyes of the Eternal Spirit.

As a word reveals the hidden mind of a father,
so Allah intended this mind to be in us

---

[22] No true prophet before Isa ever claimed to know God, just to have heard from Him or caught a glimpse of Him. In Matthew 11:27 Isa claims what only the personal Word of God can claim: fullness of knowledge of God. This is significant to readers of the Qur'an, since nowhere in the Qur'an does it say that the Injil has a faulty text.

[23] Matthew 24:35

اسی طرح، جیسا کہ اسکے کلام میں ہے۔(۲۴)
لیکن اسکی پاکیزگی کے عکس کا منعکس
پاش پاش ہو چکا ہے،
اور تمام نسلِ اِنسانی نے، حلیم اور سعادتمند کلام کے خلاف،
مضحکہ خیز غرور اور بغاوت کے باعث اپنا حلیہ بگاڑ لیا ہے
گناہ کی وجہ سے گری ہوئی نسلِ اِنسانی میں
اب بھی اس منعکس کرنے والے ضمیر کے کچھ نشان باقی ہیں۔
نظروں کے سامنے موجود ایک آئینے کی طرح،
ضمیر، نسلِ اِنسانی کو بتاتا ہے
کہ ہم کسقدر بہتر ہوتے
اگر اِنسان نے غرور اور خود پرستی کے
اِنعطافی عمل سے اُس راست عکس کو بگاڑا نہ ہوتا۔
تاہم، ہمارے پاس کوئی حیلہ بہانہ موجود نہیں ہے
جس کی وجہ سے ہم سچائی کو قبول کرنے سے گریز کریں۔
گناہ کی طرف مائل نسلِ اِنسانی
ان کی طرح ہے جن کو کسی وقت یہ حق حاصل تھا
کہ وہ قدِ آدم آئینے میں اپنی کامل شکل کی جھلک دیکھیں۔
مگر وہ دیکھنے کے بعد نافرمان ہو کر چلتے بنے
اور بھول گئے کہ انہوں نے آئینے میں کیا دیکھا تھا۔
اور یہ کامل شکل حضرت عیسیٰ یعنی روح اللہ میں نظر آتی ہے
یا پھر اللہ تعالیٰ کے پدرانہ دل میں۔
جس میں سے ابتدا میں کلام ہمکلام ہوا

اور جسے پھر جنبش دی گئی کہ
وہ آدم کے بھٹکے ہوئے گھرانے سے ہمکلام ہو۔
اُس نے پکارا: "میں نے لڑکوں کو پالا لیکن انہوں نے
مجھ سے سرکشی کی"
کلام وہ بن گیا
جس کو آنا تھا یعنی
آسمانی ابنِ آدم
"بر نشاء"(ارامی زبان میں ابنِ آدم)(۲۵)

(۲۴) فلپیوں ۲:۵
(۲۵) لقب "ابنِ آدم" دانی ایل نبی نے مسیحا کو دیا تھا جسے اللہ تعالیٰ نے کشف میں دکھایا۔ جس کو دانی ایل نبی نے دیکھا تھا وہ کل دنیا کی عدالت کا الٰہی اختیار رکھتا تھا لیکن جو شبیہ اس نے اپنے کشف میں دیکھی وہ انسانی شکل میں تھی۔ حضرت عیسیٰ نے خود اپنے تعارف کے لئے "ابنِ آدم" استعمال کیا۔ مسیحا کے لئے استعمال ہونے والے القاب میں یہ انکا پسندیدہ لقب تھا۔ ۱۹۴۷ء میں دریافت ہونے والی بحر مردار کی دستاویز میں دانی ایل نبی کے صحیفے کے کئی حصے ملے ہیں۔ ان حصول نے سائنسی ثبوت فراہم کیا کہ دانی ایل نبی کی پیشگوئیاں تحریری نقول میں غلطیوں کے باعث ضائع نہیں ہوئیں اور ہمارے پاس موجود پیشگوئیوں کی کاپیاں قابلِ بھروسہ ہیں۔

that was also in his Word.[24]

But the mirror of our reflection of His holiness
has been shattered,
and the whole human race has distorted itself
in mocking pride and rebellion
against the humble and obedient Word.

As a sin-fallen race
we still possess a vestige of the mirror of conscience.
Like a looking-glass before the mind,
the conscience tells the human race
how good we might have been
had Man not warped himself
in the refractive beams of Man's proud self-love.
Therefore, we are without excuse when we reject
any measure of truth we receive.

Our sin-prone race is like someone
who once was commanded to peer
at his Ideal in a full-length mirror
and then disobediently walked away
and forgot what he looked like.
Isa the Word of Allah is that Ideal.
And the fatherly heart of Allah
out of whom the Word spoke in the beginning
has been stirred to speak again
to the lost family of Adam:
"I reared sons, I brought them up,
but they have rebelled against me."

For the Word became
the One who was to come,
the heavenly Son of Man,
the *Bar Nasha* (Aramaic for Son of Man).[25]

---

24 Philippians 2:5

25 The "Son of Man" is the name the prophet Daniel gave to the Messiah-figure Allah showed him in a vision. This One Daniel saw was given the divine authority to judge the whole world and yet the figure in the vision looked like a human being. Isa used the term "Son of Man"as a description

دانی ایل نبی نے جلال کے بادلوں میں اسے دیکھا اور لکھا :

"میں نے رات کو رویا میں دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں
کہ ایک شخص آدمزاد کی مانند آسمان کے بادلوں میں آیا
......اور اسے دی گئی......ایک سلطنت......تاکہ سب لوگ
اور امتیں اور اہل لغت اسکی خدمتگزاری کریں۔"(۲۶)

کلام جو ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا،
وہ کلام جو خدا تھا،
یہ وہی کلام تھا جو مجسم ہوا،
اور ہمارے درمیان رہا،
اور شاگردوں سے کہنے لگا،
"میں تم سے سچ کہتا ہوں
کہ تم آسمان کو کھلا اور خدا کے فرشتوں کو اوپر جاتے
اور ابنِ آدم پر اترتے دیکھو گے۔"
پس کلام آیا، اور
مُردہ انسانیت کو اپنے کلام سے نئے وجود میں زندہ کیا۔
جس طرح باغ عدن میں گناہ اور ابلیس نے
آدم کو مغلوب کیا اور وہ
موت کی طرف نیچے اترا

اسی طرح اب ممکن ہوا کہ آدم باغ کی خالی قبر میں سے اوپر زندگی کی طرف جائے۔
اسکے ذریعے جو ہمارے لئے غالب آیا
یعنی وہ جو مجسم ہو کر ہمارا الہام،
ہمارا نمائندہ،
ہمارا لئے نمونہ،
۔ایک انسان جو یہ سب کچھ تھا،
لیکن انسان سے بڑھکر،
خدا کی تمام صفات کا حامل،
اللہ کا دائمی شخصی کلام
خدا یعنی آقا سے خدا کلمہ بنا۔

(۲۶) دانی ایل ۷ :۱۳-۱۴

(۲۷) یوحنا ۱:۵۱

The prophet Daniel saw him
in the clouds of glory and wrote:
"After this I saw in the night visions
and, behold, one like the Son of Man
came with the clouds of heaven...
and he was given...a kingdom...
that all people, nations, and languages
should serve him." [26]
The Word that was in the beginning with God,
the Word that was God,
this same Word was made flesh
and dwelt among us,
telling his disciples,
"Verily, verily, I say unto you,
Hereafter you shall see heaven open
and the angels of God
ascending and descending upon the Son of Man." [27]
For the Word of Allah had come
to speak into a new existence our dying humanity.
And just as Man had gone down to death
in the Garden of Eden
as one conquered by Satan and sin,
so now Man may ascend again to life
from the empty Garden tomb
through One who overcame for us,
through One who conquered as our *imam* (leader),
our representative,
our exemplar,
—a human being who is that
and yet more than human,
sharing in the wholly other quality of God,
the eternal personal Word of Allah,
God the Word from God the Lord,

---

of himself. It was his favorite messianic title. The 1947 discovery of the two thousand year old Dead Sea Scrolls contains several passages from Daniel. These passages are scientific proof that Daniel's prophecy was not lost in erroneous scribal transcription and that our copies of this prophecy are reliable.

26 Daniel 7:13-14

27 John 1:51

نور سے نور،
خدا سے خدا۔
جبکہ یہ سچ ہے
کہ کلام جو ہے،
جو تھا،
اور جو آنے والا ہے،
کلام جو
خدا کی واضح سوچ،
خدا کی کامل شبیہ،
خدا کی صدائے تخلیق۔
۔جب کہ یہی کلام
نازل ہُوا تاکہ ہمارے دلوں
میں ایمان کے ساتھ سکونت کرے
اور ہمیں وہ بنالے جو وہ خود ہے

یعنی ہمیں خدا کی شبیہ پر بحال کرے
تاکہ ہم بطور فرزند اس کے باپ کی طرف رجوع لا سکیں
اور فرشتوں سے بڑھ کر
اس کے ساتھ اوپر اٹھائے جائیں۔
(کیا آپ جانتے ہیں کہ ہم فرشتوں کی عدالت کریں گے ؟)
۔کیونکہ یہ سچ ہے
کیا ہم اس سے یہ نہیں سیکھ سکتے
کہ بے دینی کی زندگی کو رد کر کے اور دنیاوی خواہشوں کو ترک کر کے
اس دنیا میں
پرہیزگاری،
راستبازی اور خدا پرستی کی زندگی گذاریں ؟

کیونکہ اس نے ہم پر خود اپنا کلام آشکارا کیا
تاکہ ہم اللہ کی کامل اطاعت کریں
اور اسکی مرضی پر پورا توکل کریں،
ور اس کے ذریعے اور اس پر ایمان لانے سے
ہمیشہ کیلئے مخلصی حاصل کریں،
کیا ہم جانتے ہیں کہ سچے واحد خدا
کی تابعداری میں انسان کیلئے کیا امکانات ہیں ؟
پس مردِ خدا نے، عائشہ اور احمد کیلئے، جو شیطان سے
برسرپیکار تھے، سیدھے راستے کی تعریف پر روشنی ڈالی۔

اللہ تعالیٰ شیطان کو باندھتا ہے

مردِ خدا جانتا تھا کہ خدا کی بادشاہی

Light from Light,
Very God from Very God.

Since this is true
—that the Word who is
  and was
  and is to come,
the Word who is
  the express thought of God,
  the perfect image of God,
  the creative voice of God
—since this very Word
descended so that He might dwell
in our hearts by faith
and make us like Him,
restoring us in the image of His Father
that we might call on His Father as sons,
that we might ascend with Him,
passing beyond the angels
(Do you not know that we shall judge angels?)
—since this is true,
should it not teach us that,
denying ungodliness and worldly lusts,
we should live sober,
righteous, and godly lives
in this present world?
Since the Word Himself revealed to us
perfect surrender to Allah and
total submission to His will,
only through Him and His *iman* (faith),
once for all delivered to the holy ones,
do we know what is possible to man
in the path of obedience to the one true God.

Thus the man of God reflected on the straight path
and on Isha and Ahmad
and on their battle against *Shaitan*.

ALLAH BOUND UP THE EVIL ONE

The man of God knew that the Kingdom of God

ایک لمہ ہے (۲۸)، یعنی
ایک گھر جس میں تنگ پھاٹک یا تنگ دروازے
کے ذریعے داخل ہوتا ہے،
لیکن "ایک زور آور شخص" نے خدا کے گھر کی طاقت کو ہتھیایا،
یعنی ابلیس (بدی کا شہزادہ) نے خدا کے گھر میں
اِنسانیت کو اسیر کیا
اب ابلیس کے مال پر ڈاکہ ڈالنا ہوگا
تاکہ اِنسان کو اسکے چنگل سے آزاد کرایا جائے۔
ابلیس کی طاقت موت ہے
کیونکہ سب اِنسان جو آزمائش اور گناہ میں پڑتے ہیں
ان کی سزا موت ہے
گناہ نہایت بھیانک مزدوری ادا کرتا ہے...... موت۔
موت ان کیلئے بھیانک مزدوری ہے
جن کو شیطان نے گناہ کے کاموں میں لگایا ہوا ہے۔
چاہیے کہ اس زور آور کے مال پر ڈاکہ ڈال کر
انسانوں کو اسیر کرنے کی طاقت، جو کہ موت کا خوف ہے،
اور جو انسانوں کو تباہی کیلئے آزماتی ہے، چھین لی جائے۔
گناہ اور موت کے شریعت کے مطابق
اللہ کا کلام ہی اس مال پر ڈاکہ ڈال کر
ابلیس کو شکست دے سکتا ہے۔
پس کلام اللہ یعنی حضرت عیسیٰ کے بارہ میں کہا گیا ہے
کہ "وہ اپنی موت کو وسیلہ سے ابلیس کی تمام طاقت چھین لے،
جسے موت پر اختیار حاصل تھا۔"
"خوشخبری جسکا مردِ خدا نے اعلان کیا
یہ ہی قوت ہے،
روحانی زندگی کی قوت روحانی موت پر،
قوت جو ہمیں ہر بدی سے بچاتی ہے
اور جلد ہی ہمیں برائی کی موجودگی سے رہا کریگی
جب تمام چیزیں اللہ کے کلام کے تابع کردی جائینگی
اور کلام خود کو بھی اس کے تابع کردیگا
جس نے تمام چیزیں کلام کے تابع کردیں،
تاکہ سب میں اللہ ہی سب کچھ ہو۔ (۲۹)
لیکن جب اللہ کا کلام، حضرت عیسیٰ، واپس آئیں گے،
کیا زمین پر ایمان پائیگا؟

(۲۸) مسیحی لمۃ اللہ کے وہ لوگ ہیں جو کہ حضرت ابراہیم کے فرزندوں کی صورت میں اسکے خاندان کا حصہ ہیں، یعنی خدا کا ایک روحانی مخلصی یافتہ گروہ، لہذا خدا کی بادشاہت کی شہریت کے حامل ہیں۔
(۲۹) ا۔کرنتھیوں ۱۵: ۲۷۔۲۸ دیکھیں۔

is an *ummah*, (community) [28]
a house to be entered
by the narrow gate and the narrow door.
But a "strong man" has usurped power in God's House.
Iblis (an evil prince) has held men captive
in the house of Allah,
and *Iblis* must have his goods plundered
before men can be set free from his sway.
The power of *Iblis* is death,
for all men who are tempted and sin
die as punishment.
Sin pays its fearful wage—death.
Death is the fearful wage of all those
whom *Shaitan* has led to work for him in sin.
Therefore, only by plundering the goods of the strong man,
—that is, by taking away his power
to enslave men in the fear of death
and his power to tempt men to destruction,
according to the law of sin and death
—only by plundering these goods
could the Word of Allah defeat *Iblis*.
Thus it says of the Word of Allah, Isa,
that "by his death he could take away all the power of the devil,
who had power over death."

The Good News that the man of God proclaimed
is this very power,
the power of spiritual life over spiritual death,
the power that delivers us from every evil
and will soon rescue us from the presence of wickedness
when all things shall be subdued unto the Word of Allah
and the Word Himself also shall be subject unto Him
that put all things under His Word,
that Allah may be All in All exalted. [29]
But when the Word of Allah, Isa, returns,
shall He find faith on the earth?

---

28 The messianic *ummah* is the one people of Allah who are the new creation sons of Ishmael and Abraham in one family, the redeemed spiritual community of God and hence the citizens of the Kingdom of God.

29 See I Corinthians 15:27 28.

کیونکہ یہودی امت میں سے بہت سوں نے اسکے بارے میں یقین نہ کیا؛ اور
چونکہ اللہ کے کلام نے انکے دلوں پر حکمرانی نہ کی
اسے بطور اپنا بادشاہ حقارت سے رد کر دیا گیا،
اور انہوں نے اسکی بادشاہت کا احترام نہ کیا۔
"لیکن جب انہوں نے کہا (تکبر سے)
'ہم نے عیسیٰ المسیح کو قتل کر دیا،
ابن مریم کو،
اللہ کے رسول کو؛
انہوں نے اسکو قتل نہیں کیا،
لیکن ایسا کیا گیا
کہ اُن پر ظاہر ہو......(۳۰)
ایسا صرف دکھائی دیا
لوگوں نے نہ کہ اللہ نے اُن کی موت کا تقرر کیا۔
پس 'خداوند کو پسند آیا کہ اسے کچلے!'
اور خدا نے "اسے غمگین کیا،"
جیسی کہ نبیوں نے پیشگوئیاں کی تھیں
عیسیٰ المسیح نے اعتراف کیا اور اس بات کی نفی نہیں کی،
"کوئی اسے مجھ سے چھینتا نہیں
بلکہ میں اسے آپ ہی دیتا ہوں
مجھے اس کے دینے کا بھی اختیار ہے
اور اسے پھر لینے کا بھی اختیار ہے۔"
کیا آپ نہیں جانتے کہ خدا کے کلام نے دانستہ طور سے موت گوارہ کی؟
اسی لئے وہ پیدا ہوا تھا
اور اسی لئے موت کو اپنے اوپر لیا
اور یہی وجہ تھی کہ خدا نے اسے اس دنیا میں بھیجا
کیونکہ خدا نے جہان سے ایسا پیار کیا
کہ اس نے اپنا اکلوتا زندہ کلام دے دیا
کہ وہ گناہ کو ڈھانکنے والی قربانی ہو
ایک "عظیم قربانی"
جیسا کہ کہا گیا ہے
"خدا نے فرمایا:
عیسیٰ میں تمہاری دنیا میں رہنے کی
مدت پوری کر کے تمہیں اپنی طرف اٹھا لونگا..." (۳۲)
کیا آپ نے نہیں پڑھا کہ یہودی لوگوں نے
اللہ سے وعدہ کیا

(۳۰) سورۃ نساء ۴ : ۱۵۷
(۳۱) یسعیاہ ۵۳ : ۱۰۔ یسعیاہ نبی کی پوری کتاب بحر مردار کی دستاویز میں مکمل محفوظ حالت میں دستیاب ہوئی ہے جس کے بعد کسی شک کی گنجائش باقی نہیں رہی کہ یہ متن تحریف شدہ نہیں ہے۔ چناچہ یہ بلاشبہ اللہ کا کلام ہے۔
(۳۲) سورۃ آل عمران ۳ : ۵۵

For many of the Jewish people did not believe his report;
and since the Word of Allah did not reign in their hearts
he was despised and rejected as their king,
and they esteemed not his kingdom.
"But when they said (in boast)
'We killed Isa al-Masih,
the son of Mary,
the Messenger of God,'
they killed him not,
nor crucified him,
but so it was made
to *appear* to them..." [30]
It only *appeared*
that *men and not God* determined His death.
For "it pleased *the Lord* to crush Him!"
Allah it was "who caused him to suffer,"
as the prophet foretold. [31]
Isa al-Masih Himself confessed and denied not,
"No *man* taketh my life from me,
but I lay it down of my own free will,
and as it is in my power to lay my life down,
so it is in my power to take it up again." (John 10:18)
Did you not know that the Word of Allah willingly died?
For this end was He born
and for this cause did He die
and for this alone did Allah send Him into the world:
Allah so loved the world
that He gave His only living Word
as a sin-covering sacrifice,
"a momentous sacrifice,"
as it reads in the saying,
"Behold! Allah said:
'O Jesus! I will take thee
and I (raise) thee to Myself...' " [32]
Have you not read that the Jewish people promised Allah

---

30 Women 4:157

31 Isaiah 53:10. The entire book of Isaiah has been incorruptibly preserved in the Dead Sea Scrolls, leaving no doubt that this text is not a forgery but the very Word of Allah!

32 Family of 'Imran 3:55

"جب تک کوئی پیغمبر ہمارے پاس ایسی نیاز نہ لے کر آئے

جس کو آگ آکر کھا جائے تب تک ہم اس پر ایمان نہ لائیں ؟(۳۳)

کیا آپ نے نہیں پڑھا کہ اللہ

جو شفقت میں غنی ہے

اسکی عظیم محبت جس سے اس نے ہم سے پیار کیا

ایسے وقت بھی جب کہ ہم گناہ کی وجہ سے مردہ تھے۔

(جیسے بھیڑوں کو قربانی کے لئے لے جایا جاتا ہے،

جیسے حضرت ابراہیم اپنے بیٹے کو قربانی کیلئے لے کر گئے)،

کہ اللہ نے دنیا سے ایسا پیار کیا

کہ اس نے حضرت ابراہیم کی تباہ شدہ نسل کو مخلصی بخشی"؟(۳۴)

کیا آپ یسعیاہ نبی کی پیشنگوئیوں سے ناواقف ہیں

(جو بحر مردار کی دستاویز میں مکمل طور پر محفوظ ہیں

اور سات سو سال بعد یسوع المسیح کی موت میں پوری ہوئی ہیں):

"لیکن خداوند کو پسند آیا کہ اسے کچلے۔

اس نے اسے غمگین کیا،

جب اسکی جان گناہ کی قربانی کیلئے گذرانی جائیگی،

تو وہ (مسیح) اپنی نسل کو دیکھے گا۔

(۳۳) سورۃ آل عمران ۳ : ۱۸۳

(۳۴) سورۃ الصافات ۳۷ : ۱۰۷۔ کچھ لوگ یہ کہیں گے کہ اس آیت کو اسکے سیاق و سباق سے باہر درج کیا گیا ہے کیونکہ اصل حوالہ حضرت ابراہیم، اس کے بیٹے، اور اس مینڈھے کی طرف اشارہ ہے۔ تاہم حضرت عیسیٰ نے خود فرمایا "کتاب مقدس...... مطلب توریت جس میں حضرت ابراہیم کی کہانی شامل ہے...... میری گواہی دیتی ہے۔ حضرت عیسیٰ کے بارہ میں حضرت موسیٰ کی شریعت میں جو کچھ بھی لکھا گیا، اس کو پورا ہونا ہی تھا، جیسا کہ حضرت عیسیٰ نے خود لوقا ۲۴ : ۴۴ میں کہا۔ اس حوالہ سے مسیح کی اپنی تفسیر یہ ہے کہ حضرت نوح، حضرت یوسف، اور حضرت ابراہیم کا بیٹا وغیرہ سب کی اگر صحیح تفسیر کی جائے تو ان کے بارے میں پیشنگوئیاں مسیح کی طرف اشارہ ہیں۔ تاہم اگر قرآن پاک موسوی شریعت کی کہانیوں اور کرداروں کا حوالہ دیتا ہے تو توریت کے اصل سیاق و سباق میں یہ پیشنگوئیاں مسیح کی طرف اشارہ کرتی ہیں اور یہ خود سری بے قاعدہ اور غلطیات ہوگی کہ ان حوالوں کے مطلب قرآن میں سے خارج کر دیئے جائیں۔ سچائی کبھی لکھے ہوئے سے تجاوز نہیں کرتا، (۱۔ کرنتھیوں ۴ : ۶)۔ اگر حضرت عیسیٰ اصل انجیلی متن میں موجود تھے، تو آنیوالے حوالے جو اس متن کی طرف اشارہ کرتے ہیں، ان میں سے حضرت عیسیٰ کو نکالا نہیں جا سکتا، چاہے وہ قرآن پاک ہو یا پھر کہیں اور استعمال کئے گئے ہوں۔ غور کریں کہ اس قرآنی حوالہ میں ہم ایک متبادل قربانی کا ذکر کر رہے ہیں۔ اگر کچھ قرآنی مفسر اس بات سے اتفاق نہیں کرتے تو ان کو رد کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہ نبی نہیں ہیں اور نہ ہی ان کے تبصروں میں کوئی پیغمبرانہ اختیار۔ اور یہی بات وہاں بھی صادق آتی ہے جہاں قرآنی تفسیروں میں یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ مرے نہیں تھے۔

"not to believe in a Messenger
unless He showed us a sacrifice"[33]?
And have you not read that Allah
who is rich in mercy,
for His great love wherewith He loved us
even when we were dead in sins
(like sheep led to the slaughter,
like Ibrahim's son led to the slaughter),
that Allah so loved the world
that he ransomed Ibrahim's doomed progeny
—"and We ransomed him
with a momentous sacrifice"?[34]

Are you ignorant of the prophecy of Isaiah
(sealed incorruptibly in the Dead Sea Scrolls
and fulfilled 700 years later
in the death of Isa al-Masih):
"Yet it was the Lord's will to crush him
and cause him to suffer,
and though the Lord makes his life
a sacrifice offering for sin,
he (the Masih) will see his (spiritual) progeny,

---

33 Family of 'Imran 3:183

34 Ranks 37:107 Some may say that this verse is being quoted out of context, since it originally referred to Ibrahim, his son, and the ram. However, Isa himself said that "these same Scriptures—meaning the Torah accounts including this story about Abraham—refer to me."(John 5:39) Everything written about him (Isa) in the Law of Moses had to be fulfilled, according to Isa's own words in Luke 24:44. The interpretation of the Messiah himself was that Noah, Joseph, and Ibrahim's son, etc., are all properly interpreted to be prophetic foreshadowings of Isa. Therefore, if the Qur'an refers to stories or characters in the Law of Moses, then since the original context in the Taurat refers prophetically to Isa, it is arbitrary and wrong to exclude this meaning from the Qur'an. A true prophet does not go beyond what is written (I Corinthians 4:6). If Isa is present in the original Biblical context, Isa cannot be erased in any subsequent reference to that context, whether in the Qur'an or elsewhere. Notice that in this Qur'anic reference we are talking about a substitutionary sacrifice. Qur'anic commentators who disagree can be dismissed because they are not prophets and their comments do not carry prophetic authority. This is true also of their Qur'anic interpretation that says Isa did not die.

اس کی عمر دراز ہوگی
اور خداوند کی مرضی
اس کے ہاتھ کے وسیلہ سے پوری ہوگی۔
اور اپنی جان کا دکھ اٹھا کر
وہ (مسیح) اسے دیکھے گا
اور سیر ہوگا
اپنے ہی عرفان سے میرا صادق خادم
بہتیروں کو راستباز ٹھہرائے گا
کیونکہ انکی بدکاری خود اٹھالیگا۔"
کیا ہم، پھر، حضرت ابراہیم کی تباہ شدہ نسل نہیں ہیں؟
ہرگز نہیں۔
بلکہ خدا نے ان کو (یسوع کو) اپنی طرف اٹھالیا..... (۳۷)
اور اللہ نے ہمیں بھی حضرت عیسیٰ کے ساتھ
روحانی طور پر زندہ کیا
(ہم فضل سے بچائے جاتے ہیں)
اور حضرت ابراہیم کی روحانی نسل کے طور پر
ہم اس کے ساتھ اٹھالئے گئے
اور ہمیں تحفہ ہو کر اسکی دائمی لذت
کے ساتھ بیٹھنے کا شرف بخشا۔
تاہم، اب جبکہ سیاہ کاری
اس دنیا میں مکمل طور سے موجود ہے
یہی زندہ کلام
جو کہ آسمان پر اٹھایا گیا
اسی طرح، جیسے اٹھایا گیا
ایک بار پھر واپس آئیگا
اور پھر ایسا ہوگا جیسا کہ کہا گیا ہے
"جس دن آسمان ابر کے ساتھ پھٹ جائیگا،
اور فرشتے نازل کئے جائینگے۔
اس دن سچی بادشاہی خدا ہی کی ہوگی
اور وہ دن کافروں پر مشکل ہوگا....."
"اور وہ (عیسیٰ)
قیامت (آنیوالی) کی نشانی ہے:

(۳۵) حضرت عیسیٰ نے فرمایا: "میں خدا کا بندہ ہوں....." سورۃ مریم ۱۹: ۳۰
(۳۶) یسعیاہ ۵۳: ۱۰۔۱۱
(۳۷) سورۃ نساء ۴: ۱۵۸
(۳۸) سورۃ الفرقان ۲۵: ۲۵، ۲۶

he shall prolong his days,
and the will of the Lord
will prosper in his hand.
After the suffering of his soul,
he (the Masih) will see the light of (resurrection) life
and be satisfied;
by his knowledge my righteous servant [35]
will make many just,
taking their faults on himself." [36]

Are we, then, not that doomed progeny of Ibrahim?
"No indeed.
Allah raised him (Jesus) up unto Himself..." [37]
And Allah has brought us
spiritually alive together with Isa
(by grace we are saved)
and has raised us up together
as the spiritual progeny of Ibrahim
and made us sit together
in the triumph of his eternal *ummah* (community).
Therefore, when the iniquity
of this present world is complete,
this same living Word
who was taken up to heaven
shall also come again
in like manner as He went.
And then it shall be as it says.
"The Day the heaven is split asunder with the clouds,
and the angels are sent down in ranks,
that day, the kingdom, the true kingdom, shall belong
to the All-merciful, and it shall be a day harsh
for the unbelievers"... [38]
"And (Isa) shall be
a Sign (for the coming of) the Hour (of Judgment):

---

35 "Isa said: 'I am indeed a servant of Allah...' "Mary 19:30
36 Isaiah 53:10-11
37 Women. 4:158
38 Criterion 25:25-26

تو اس میں شک نہ کرو......"(۳۹)

"تمہارا پروردگار (جلوہ فرما ہوگا) اور

فرشتے قطار باندھ باندھ کر آموجود ہونگے۔"(سورۃ الفجر ۸۹ : ۲۲)

اس دن کلام اللہ لڑے گا۔

وہ دن جہاد کا ہوگا، یعنی اسکی پاک جنگ کا

اور کلام اللہ المسیح، الدجال کو مار ڈالے گا، یعنی

مخالفِ مسیح اور جھوٹے نبی کو

ان سب کے سمیت جن کو جھوٹے کشف دکھائی دیتے ہیں

یا جو ان سے صلاح لیتے ہیں

یا وہ جو ایک مختلف عقیدہ لے کر آئے ہیں

جو کہ عیسیٰ المسیح کی تعلیم کے برخلاف ہے

اس دن ایسا ہوگا جیسا کہ یحیٰ (یوحنا)

حضرت عیسیٰ کے حواریوں میں سے ایک :

"پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا

اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے

اور اس پر ایک سوار ہے

جو سچا اور برحق کہلاتا ہے

اور راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے۔

اور اسکی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں

اور اسکے سر پر بہت سے تاج ہیں،

اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے

جسکو اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔

اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے

اور اس کا نام

کلامِ خدا کہلاتا ہے۔"(مکاشفہ ۱۹ : ۱۱ تا ۱۳)

یہ کلام ایک بار پھر آرہا ہے

خدا کے فرشتوں کی فوجوں کے ساتھ

وہ آرہا ہے کہ نہ ماننے والے گناہگاروں کو سزا دے

اور ایمانداروں کو جو آخر تک ثابت قدم رہتے ہیں ان کو بچائے۔

اور پھر بادشاہت خدا کی ہوگی

تاہم اگر پہلے آدم کے گناہ سے

انسانیت موت میں داخل ہوئی،

ایک راستباز نئے آدم یعنی کلام اللہ کی موت سے

انسانیت زندگی میں داخل ہوئی

وہ جو انسان کی طرح آیا تا کہ

Therefore have no doubt about the (Hour)"...[39]
"And thy Lord shall come with angels,
rank on rank." (Daybreak 89:22)

On that day the Word of Allah will fight.
That will be the day of his *jihad,* his holy war.
And the Word of Allah will slay *al-Masih al-Dajjal,*
the False Messiah, and his lying prophet,
together with all who have lying visions
and all who consult them
or have come bringing a different doctrine
that is not the teaching of Isa al Masih.

On that day it shall be as was seen
by *Yahya,* (John) one of Isa's *hawari rusul* (apostles):
"And I saw heaven opened,
and behold a white horse;
and He that sat upon it was called
Faithful and True,
and in righteousness he doth judge and make war.
His eyes were as a flame of fire
and on his head were many crowns;
and he had a name written,
that no man knew, but he himself.
And he was clothed with a vesture dipped in blood:
and his name is called
The Word of God." (Revelation 19:11-13)
This same Word is coming again
with the armies of the angels of God.
He is coming to punish the unbelieving wicked
and to save the faithful who endure to the end.
So then the Kingdom will be the Lord's.

Therefore, if death entered humanity
by the sin of the first man,
life from the dead entered humanity
by the righteousness of the new man,
the Word of Allah,
who came as a man

---

39 Ornaments 43:61

شیطان کو باندھے اور اسکا مال لوٹے
موت کے وسیلہ سے

سب انسانوں کو رہائی بخشی
اور موت کے ڈر سے،
موت کی طاقت سے،
موت کے حلقے سے،
اور موت کی شریعت سے رہائی بخشی۔
کیونکہ جو بھی عیسیٰ کلام اللہ پر ایمان لاتا ہے
وہ موت کو نہ دیکھے گا،
جو کہ شیطان کے لئے مخصوص کی گئی،
دوسری موت،
یعنی آگ کی جھیل میں۔
کیونکہ ایک شخص نے تمام انسانیت کے لئے موت گوارہ کی
تو سب انسان اس ایک شخص میں مر گئے
اور اب شیطان کو ان کے اوپر اختیار حاصل نہیں ہے
وہ جو کلام اللہ یعنی المسیح کے
خون کے ذریعے غالب آئے
ان کی طرح ہیں جو المسیح کے فضل کی گواہی کے
اچھے اقرار کے ذریعے شیطان پر غالب آتے ہیں
وہی جو ہمیں آگ کی جھیل کی دوسرے موت سے بچاتا ہے۔
اسی وقت مرد خدا پر یہ راز فاش ہوا
کہ شیطان کا مقابلہ کس طرح کیا جائے۔
یہ خدا کے گھر میں تنگ دروازے سے داخل
ہونے کا راز ہے

اللہ کی بادشاہت میں داخل ہونے کا
چھوٹا پھاٹک۔
یہ کلام کا خون ہے
المسیح کی موت ہے

اور بہت کم ہیں جو اس راز کو جان سکے
کیونکہ حضرت عیسیٰ نے خود فرمایا:
"تنگ دروازے سے داخل ہو
کیونکہ وہ دروازہ چوڑا ہے
اور وہ راستہ کشادہ ہے
جو ہلاکت کو پہنچاتا ہے
اور اس سے داخل ہونے والے بہت ہیں
کیونکہ دروازہ تنگ ہے
اور وہ راستہ سکڑا ہے
جو زندگی کو پہنچاتا ہے
اسکو پانے والے تھوڑے ہیں۔" (متی ۷ : ۱۳۔ ۱۴)

to bind *Shaitan* and plunder his goods
by offering a death that would free all men
from the fear of death,
from the power of death,
from the realm of death,
from the law of death.

For whoever believes in Isa the Word of Allah
will not see the death
reserved for *Shaitan*,
the second death,
in the lake of fire.

For since one man died in the place of all
all then died in that one man,
and *Shaitan* now has no dominion over those
who overcome him by the blood of the Word of Allah,
Isa al-Masih.
Such are they who overcome *Shaitan* by the good confession
of their testimony to the grace of Isa al-Masih
who saves us from the second death in the lake of fire.

It was then that the man of God saw the mystery
of how to fight *Shaitan*.
This is the mystery of the narrow door
into the House of Allah.
This is the small gate
into the Kingdom of Allah.
It is the blood of the Word,
it is the death of Isa al-Masih
and few there be who find it.

For Isa Himself said,
"Enter through the narrow gate.
For wide is the gate
and broad is the road
that leads to destruction,
and many enter through it.
But small is the gate
and narrow the road
that leads to life,
and only a few find it." (Matthew 7:13)

اللہ تعالیٰ مردِ خدا کو دکھاتا ہے کہ شیطان سے کس طرح برسرِ پیکار ہوتا ہے

جب احمد نے مردِ خدا کو ٹیلیفون کیا
اور ان کو بتایا کہ عائشہ جھوٹے مرشد اور
اس کی "روحانی نوری مخلوقات" سے مشورت کر رہی ہے،
تو مردِ خدا اپنے بستر پر لیٹ گیا اور بہت گہری نیند سو گیا۔
تقریباً رات کے تین بجے تھے
کہ ایک آواز مردِ خدا سے ہم کلام ہوئی۔
آواز اتنی اونچی تھی کہ مردِ خدا کی آنکھ کھل گئی
اور وہ مکمل جاگ گیا۔
یہ آواز گہری گونجتی ہوئی مردانہ
لیکن صنفِ نازک کی طرح ملائم تھی

اور اس نے اپنے منہ سے ایک لفظ نکالا،
ایک بد نما چھوٹا سا لفظ
جسے مردِ خدا نے نہ پہچانا
پھر بھی آواز اس کے کانوں میں اسقدر گونجی
کہ اس کو جگا دیا
مردِ خدا نے اپنی آنکھیں کھولیں اور
وہ کمرہ جہاں وہ سو رہا تھا سارے کا سارا
سرخ روشنی سے بھڑکنے لگا
Brilliant as a strobe light
کمرہ تو اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا
جیسا کہ رات کے تین بجے ہوتا ہی ہے
مگر کمرے کی سب چیزیں واضح نظر آ رہی تھیں۔
مردِ خدا اٹھ کھڑا ہوا تاکہ یہ جان سکے
کہ وہ واقعی ہی جاگا ہوا ہے۔
یہ عجیب و غریب روشنی
جو یقینی طور پر ایک موقوف الفطرت نزول تھا
جاری رہی۔ پھر مالک خود ہمکلام ہوا
اور مردِ خدا سے ایک ٹھہری ہوئی باریک آواز میں کہنے لگا
"وہ (عائشہ) شیطان سے دعا مانگتی ہے۔
اپنے آپ کو عیسیٰ کے لہو کے کلام میں چھپا لو۔" (۴۰)

---

(۴۰) یہ خیال حضرت عیسیٰ المسیح کے شیطانی جاگیروں اور طاقت پر اختیار کی طرف اشارہ ہے۔ کیونکہ اس نے جو فتح صلیب پر بطور اللہ کے کلام کے حاصل کی۔ پس اس نے ہمیں ایک ایسی موت مہیا کی جو شیطانی طاقت کے قبضے کو ہم پر سے زائل کر دے، یعنی موت کا ڈر جو گناہ کا نتیجہ ہے۔ لیکن گرچہ گناہ اور موت نے ہمیں

ALLAH SHOWS THE MAN OF GOD HOW TO FIGHT SHAITAN

After Ahmad telephoned the man of God
to tell about Isha consulting the false *murshid* (spiritual guide)
and his "Spiritual Master light beings,"
the man of God went to bed and fell into a deep sleep.

About three o'clock in the morning
a voice spoke to the man of God.
It spoke so loud the man of God woke up instantly
and was wide awake.

It was a deeply resonant, masculine,
and yet feminine-sounding voice
and it said only one short syllable,
an ugly little word
the man of God didn't recognize.
Nevertheless, it blasted in his ears
and woke him up.

The man of God opened his eyes,
and the whole room where he had been sleeping
was pulsating with a scarlet light,
as brilliant as a strobe light.
The room was normally pitch black
at three o'clock in the morning
but now everything in the room was brightly visible.
The man of God stood up
to make sure he was awake.
The awesome light of this
definite supernatural visitation continued.

Then the Lord seemed to speak
to the man of God in a very still small voice,
"This is the demon she prays to.
Cover yourself with the blood of my Word Isa." [40]

---

[40] What this idea refers to is the authority Isa al-Masih has over the demonic prinicipalities and powers because of the victory He won on the cross as the Word of God. For he provided a death for us that takes away Satan's power over us, the fear of death resulting from sin. But though sin and death

مردِ خدا ایک دم روحانی کشمکش کی
نوعیت کو سمجھ گیا:

شیطان مردِ خدا پر حملہ کر رہا تھا
کیونکہ عائشہ اسکی ملکیت تھی
اور شیطان اپنے مال کی حفاظت کر رہا تھا۔
مردِ خدا نے ایمان کے ساتھ ان سادہ الفاظ میں کہا۔

"میں اپنے آپ کو حضرت عیسیٰ کے خون میں چھپالونگا۔"
یکدم وہ تیز روشنی مدھم پڑ گئی
کہیں یہ کہا گیا ہے: "شیطان کا مقابلہ کرو،
حضرت عیسیٰ اور اسکے خون پر ایمان لاکر
اقرار کرنے سے اسے مغلوب کرو
اور وہ تم سے بھاگ جائیگا۔"
مردِ خدا لیٹ گیا اور اپنی آنکھیں بند کر لیں
ایکدم اس نے کشف میں،
جو اللہ کی لازوال روح کی طرف سے تھا، دیکھا
کہ عائشہ اور احمد کے گھر میں ایک بنڈل ہے
مردِ خدا کے اندر رہنے والی روح نے
اس کے دماغ پر زور ڈالا
کہ وہ احمد کو اسی لمحہ ٹیلی فون کرے
اور اسے بتائے کہ فوراً واپس گھر جائے۔
اور اپنے گھر کے ہر کمرے پر غلبہ حاصل کرے
اور اپنے حلقہ اختیار کو
اللہ کے خلیفہ حضرت عیسیٰ یعنی کلام اللہ کے
خون میں چھپالے۔
خاص طور سے مردِ خدا پر زور دیا گیا
کہ احمد اپنی بی بی عائشہ کو
کلام اللہ کے خون میں چھپائے
اور پر اسرار مواد کے اس خطرناک بنڈل کو
گھر سے نکال باہر کرے
اس بنڈل میں جو کچھ بھی ہو
چاہے اس میں تعویذ ہوں یا
کٹے ہوئے بال ہوں یا کٹے ہوئے ناخن ہوں یا فاطمہ کا ہاتھ ہو

اس شیطانی چکر میں مقید کیا ہوا ہے، اسکے کلام، موت اور جی اٹھنے پر ایمان لانے سے ہمیں نجات اور زندگی ملتی ہے۔ عبرانیوں ۲: ۱۴-۱۵؛ یعقوب ۱: ۱۴-۱۵؛
کلسیوں ۲: ۱۵؛ افسیوں ۶: ۱۱-۱۲؛ مکاشفہ ۱۲: ۱۱۔

The man of God instantly saw the nature
of the spritual struggle:
the demon was attacking the man of God
because Isha was his property
and this devil was protecting his goods.

The man of God said these simple words with faith,
"I cover myself with the blood of Isa."

Immediately the pulsating light faded.

"Resist the Devil," it says somewhere;
"overcome him by the confession of your faith in Isa
and by the blood of Isa,
and he will flee from you."

The man of God lay down and closed his eyes.
Immediately he saw
with the vision given him by the Eternal Spirit of Allah
a package in the house of Isha and Ahmad.

The indwelling Spirit of Allah
impressed on the mind of the man of God
that he should call Ahmad on the telephone right then
and tell him to go back into his house,
taking dominion over it room by room,
covering the realm of his dominion
with the blood of Allah's *halifa* (agent in charge),
Isa the Word of Allah.
It was especially impressed on the man of God
that Ahmad was to cover his wife Isha
with the blood of the Word of Allah
and get that horrible package of occult materials
out of their house.
Whatever was in that package,
whether it was charms made out of pieces of writing
or hair-cuttings or nail-trimmings or the hand of Fatima

---

caught us in a Devilish cycle, righteousness and life come to us through faith in the Word of God and His death and resurrection for our salvation. See Hebrews 2:14-15; James 1:14-15; Colossians 2:15; Ephesians 6:11-12; Revelation 12:11.

گر ہیں ہوں یا جادو اور جنتر منتر کا مواد ہو

یا اور کوئی فاسد مادّہ ہو،

چاہے وہ لعنت ہو یا رحمت

اسکو بری نگاہ جانکر اپنے سے دور کر دے۔

کوئی بھی عمل یا چیز جو اللہ کی دائمی روح کو دکھ پہنچائے

۔۔اسکو محدود کر کر کے تباہ کرنا لازم ہے

جیساکہ کہا گیا ہے

"...... تم اپنے دشمنوں کے آگے ٹھہر نہیں سکتے

جب تک تم اس مخصوص کی ہوئی چیز کو اپنے درمیان سے دور نہ کرو۔"(۴۱)

جو بھی اپنا ہاتھ ہل پر رکھتا ہے لیکن مڑ مڑ کر شیطانی بدکاری کو دیکھتا ہے

وہ اللہ کی بادشاہت کے لائق نہیں ہے۔

بہتر ہے کہ جنت میں خالی ہاتھ داخل ہُوا جائے

نہ کہ ان سب گندی اشیاء کے ساتھ دوزخ میں گھسا جائے۔

کیونکہ پاکیزگی کے بغیر کوئی خدا کو نہ دیکھے گا۔

اگر آپ اس تمام غلاظت کو اپنی ملکیت میں رکھ کے دروازہ کھلا رکھیں

تو کوئی بھٹکی ہُوئی روح جائیگی اور اپنے طرح کی سات اور بد روحوں کو لاکر

واپس آئیگی اور تمہیں دوزخ کی طرف گھسیٹ لیجائیگی۔

مردِ خدا نے خدا کا حکم مانا

گرچہ ابھی صبح کے چار نہیں بجے تھے

مردِ خدا نے احمد کو کال کیا اور اسے جگایا۔

مردِ خدا نے احمد کو کلام اللہ کے خون سے ڈھانک دیا۔

اور اللہ کو پکارا اور ٹیلی فون پر احمد کے لئے شفاعت کی۔

جب احمد نے سنا کہ مردِ خدا کو کیا ہو گیا ہے

تو اسکی سمجھ میں آیا کہ اس شیطانی اثر جسکا اسکے گھر پر غلبہ تھا

جو اسکے خاندان کے سکون کو تباہ کر رہا تھا،

اور اسکے بچوں کو اکھیڑ رہا تھا،

وہ اثر جو اسکی بی بی کو زیر کر رہا تھا

وہی شیطان مردِ خدا کو بھی ڈرانے کی کوشش کر رہا تھا

تاکہ وہ اسکے گھر کو نہ بچائے۔

احمد نے مردِ خدا سے وعدہ کیا

کہ وہ اپنی بی بی کی خواہش کے مطابق اسی دن

طلاق کے کاغذات پر دستخط نہیں کریگا۔

(۴۱) یشوع ۷ : ۱۳

or knots or magic or material for sorcery
or any other wicked thing,
whether it was any curse or blessing
thought to ward off the evil eye,
any practice or object that grieves the Eternal Spirit of Allah
—these must all be curtailed and destroyed;
as it says,
"Thou canst not stand before thine enemies,
(until) ye take away the accursed thing from among you." 41
Whoever puts his hand to the plow
but then keeps looking back at this Satanic wickedness
is not fit for the Kingdom of Allah.
It would be better to enter heaven with nothing
than to enter hell with all these filthy possessions.
For without holiness no man will see God.
And if you leave the door open by keeping this filth
in your possession,
any demon that is cast out will go and find seven other demons
and come back to drag you down to hell.

The man of God obeyed the Lord.
Even though it was not yet four o'clock in the morning,
the man of God called Ahmad and woke him up.
The man of God covered him
with the blood of the Word of Allah
and called out to God, interceding for him on the telephone.

When Ahmad heard what had happened to the man of God
he realized that this demon who had taken over his house,
who was destroying the peace of his family
and unsettling his children,
this demon who was oppressing his wife,
this same demon was trying to frighten the man of God away
from saving their home.
Ahmad also promised the man of God
that he would not sign the divorce papers
that very day as his wife had requested.

---

41 Joshua 7:13

نصیحت صاف ظاہر ہے :'روح میں ہر وقت دعا کرتے رہو۔'
روح میں دعا کرنے کا مطلب ہے
کہ روح کی طاقت سے دعا کرو
اور روح کے پھل نظر آئیں۔
جب مردِ خدا نے وہ ماڈل دیکھا
تو اللہ تعالیٰ کی لازوال روح کے پھل کی بدولت
یعنی غیر فطری 'علم'(۴۲)
۔۔۔جو کہ وہ علم ہے جو غیب سے حاصل کیا گیا ہو۔
یعنی وہ علم جو طبعی دماغ کے استعمال سے حاصل نہ کیا جا سکے۔
"کیونکہ ہمیں خون اور گوشت سے کشتی نہیں کرنا ہے بلکہ
......بے جسم مخلوقات کے ساتھ......
اس دنیا کی تاریکی کے حاکموں اور
شرارت کی ان روحانی فوجوں سے
جو آسمانی مقاموں میں ہیں۔"(۴۳)

کلام کے معتبر اور قابلِ بھروسہ ہونے کا یقین کیسے کیا جائے

ہمیں ایک نئی روح حاصل کرنا ہوگی،

وہ روح جو لازوال ہے۔
کیونکہ خدا صرف ایمانداروں کے ساتھ
ہی وفادار ہوگا۔(۴۴)اور اسکی شفاف روشنی
کلام کے ذریعے صرف ان پر چمکے گی جو صاف دل ہیں
اور وہ شریر جو اسکے کلام سے ڈرنے سے قاصر ہیں
خدا ان سے ہر روز ناراض رہے گا۔(۴۵)
جیسے بہت عرصہ پہلے کچھ نے عیسیٰ المسیح
کو غلطی کا مرتکب ٹھہرانے میں جلدی کی
لیکن خود اپنی خطا کو دیر تک نہ جانا
پس آج یہ خبیث بے ایمان لوگ
وہی کچھ اس کے کلام کے ساتھ کر رہے ہیں۔

(۴۲) ا۔کرنتھیوں ۱۲: ۸
(۴۳) افسوں ۶ : ۱۲
(۴۴) زبور ۱۸ : ۲۶۔ لیکن ۲۔ تمتھیس ۲ : ۱۳ بھی دیکھیں۔
(۴۵) ۲۔ پطرس ۳ : ۹ خداوند...... تمہارے بارے میں تحمل کرتا ہے، اس لئے کسی ہلاکت نہیں چاہتا ہے کہ سب کی توبہ تک نوبت پہنچے۔

The admonition is clear:
"Pray at all times in the Spirit."

To pray in the Spirit means to pray in the power of the Spirit,
with the gifts of the Spirit potentially in evidence.
When the man of God saw the package,
it was by means of a gift of the Eternal Spirit of Allah;
namely, supernatural "knowledge" 42
—that is, supernaturally provided knowledge
that he could not acquire by means of his natural mind.

"For we are not battling
against personalities made of flesh and blood,
but against beings without bodies
—the evil overlords of the unseen world,
those mighty demonic beings
and great evil rulers of darkness who dominate this world;
and against hordes of wicked spirits
in the spirit world." 43

HOW TO ADMIT THE INFALLIBLE RELIABILITY OF THE WORD

We must receive a new spirit,
a spirit like the Eternal Spirit.
For God will be faithful
only with the faithful[44] and His pure light
will shine forth from the Word only for the pure.
With the wicked who fail to tremble at His Word,
God is angry every day 45
Like many long ago who were quick
to accuse Isa al-Masih of error
but were slow to see error in themselves,
so today these vile unbelievers are quick
to do the same with His written Word.

---

42 I Corinthians 12:8
43 Ephesians 6:12
44 Psalm 18:26. But see also II Tim. 2:13.
45 Yet God is long-suffering to us, not willing that any should perish, but that all should come to repentance. See II Peter 3:9.

طبعی انسان روحانی باتوں کو نہیں سمجھ سکتا؛
وہ اسکی سمجھ سے بالاتر ہے،
وہ اسکے نزدیک حماقت ہے۔
کوئی کس طرح، لازوال اور ان باتوں کو
جن کو روحانی طور سے سمجھا جا سکے،
سمجھ سکتا ہے اگر اس کے پاس ابدی روح موجود نہیں ہے؟
صرف پڑھنا کافی نہیں ہے
الفاظ تو سیدھے ہیں لیکن پڑھنے والا ٹیڑھا۔
پڑھنے والے کو دوبارہ پیدا ہونا ہوگا۔
اور پھر ہی وہ سیدھے راستے پر لایا جا سکتا ہے۔
انسانی کوشش سے نہیں
بلکہ خدا کی مرضی سے۔(۴۶)

یہوداہ اور اس جیسوں کے بارے میں کچھ معلومات

کوئی کس طرح وہ کچھ پڑھ سکتا ہے جو خدا کی طرف سے ہو
اگر وہ خود شیطانی ہے؟
کیا یہوداہ یسوع کو 'پڑھ' سکتا تھا؟
جبکہ یہوداہ آخری فسح پر کھانا کھانے کے لئے
کلام اللہ کے ساتھ میز پر بیٹھا تھا۔
یہوداہ صرف 'غلطیاں' دیکھ سکتا تھا۔
یہوداہ نے کئی بار یسوع کو کہتے سنا تھا
کہ ضرور ہے کہ مسیح دنیا کے گناہوں کیلئے
قربانی کے طور پر مرے
لیکن یہوداہ نے اس صدقِ دل سے کئے گئے قول کو غلط جانا۔

یہوداہ کا خیال تھا، 'نہ کہ کمزور۔
'یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ کسی اہمیت کا حامل ہو
جبکہ وہ کسی فوج کی راہنمائی کرنے کی بجائے مرنے کو تیار ہے؟
اسکی غلطیاں ہم سب کو مروائیں گی نہ کہ صرف اسے ہی!'
یہ حضرت عیسیٰ کی محبت ہی تھی کہ وہ یہوداہ کے گناہوں کیلئے بھی مرنے کو تیار تھا
لیکن باقی تمام غیر نجات یافتہ انسانوں کی طرح،
یہوداہ کو اپنے سیاہ دل کے علاوہ، باقی تمام باتوں کی طرح،
اس میں بھی غلطی ہی نظر آئی۔

شیطان کے تلخ فرزند!
خدا کے خلاف سیاہ دل رکھنے والے غدار

لا خطا کلام اللہ کے برخلاف
یہوداہ کی طرفداری کرتے ہیں!

'مسیح کا ہمارے اوپر حکمرانی کرنے کیلئے طاقتور ہونا ضروری ہے'

---

(۴۶) یوحنا ۱:۱۳

The natural man cannot understand the words of the Spirit;
they are beyond him,
they are foolishness to him.
How can anyone understand
what is eternal and spiritually discerned
if he lacks the Eternal Spirit?
Reading is not enough;
the words are straight but the reader is crooked.
The reader must be reborn and be set on the straight path,
not by mere human resolve but by the will of God. [46]

A WORD ABOUT JUDAS AND THOSE LIKE HIM

How can anyone read what is godly
if he himself is devilish?
Could Judas "read" Jesus?
Even though Judas sat next to the Word of Allah
eating his bread at the Last Supper,
all Judas could read were "errors."
Judas had frequently heard Jesus say
that it was necessary for the Messiah to die
as a sacrifice for the sins of the world,
but Judas "read" this solemn declaration as an error.

"The Messiah must be strong to rule us,"
Judas thought, "not weak."
"How can he be anybody important
if he's going to die instead of lead an army?
His errors will get us *all* killed, not just himself!"
Isa had enough love to die for Judas' sins
but, like the rest of unregenerate humanity,
Judas saw error in this and in everything else
except in his own black heart.

Bitter sons of the devil!
Black-hearted traitors against God
who take sides with Judas
against the infallibly accurate Word of Allah!

---

46 John 1:13

لیکن کچھ بے عقل اس سے بھی زیادہ گمراہ ہیں!
اس سے زیادہ جھوٹا اور کون ہو سکتا ہے
جو یہوداہ جیسے شیطان، جس نے شرمندگی اور
بدنامی کے ڈر سے خودکشی کر لی، کے بارے میں یہ کہے
کہ وہ حضرت عیسیٰ کی جگہ مصلوب ہوا؟(۴۷)

ایسے لوگ یقیناً یہوداہ کے نقشِ قدم پر جائیں گے
کیونکہ انہوں نے اس کے ساتھ ان باتوں پر اتفاق کیا
جو خدا کے نزدیک قابلِ اعتبار نہیں ہیں۔
حضرت عیسیٰ جیسا اچھا شخص، لکڑی پر لٹکے ہوئے،
موت کے کرب سے گذرتے وقت، ہی یہ کہہ سکتا ہے:
'اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟'
یہوداہ جیسے غدار کو اس سوال کا جواب معلوم ہوگا!
حضرت عیسیٰ نے یہوداہ سے کہا: 'بہتر ہوتا کہ ایسا شخص
پیدا ہی نہ ہوتا'
اگر ہم بھی یہوداہ کی طرح خود کو
کلام اللہ سے زیادہ عقلمند سمجھتے
تو بہتر ہوتا کہ ہمارے جیسا غلط شخص پیدا ہی نہ ہوتا۔
حضرت عیسیٰ اسی دن یہوداہ کے لئے مرنے کو تیار تھے،
لیکن یہوداہ نے اپنی صلیب اٹھانے سے،
اور بوقتِ ضرورت عیسیٰ کیساتھ مرنے سے انکار کر دیا۔
یہوداہ کو اس میں غلطی نظر آئی۔
اس بے عقل انسان میں کیسی عیاری موجود تھی۔

وہ سوچتا تھا کہ وہ اپنی جان بچا سکتا ہے
اور کچھ دولت بھی کما سکتا ہے۔
پس اس نے حضرت عیسیٰ سے غداری کی
اور اسے کہانت کے شریر حکمرانوں کے حوالے کر دیا
جو اسکو قتل کرنے کیلئے ڈھونڈتے پھرتے تھے۔
لیکن جو بھی اپنی جان بچانا چاہیگا اسے کھودے گا۔(۴۸)
صرف وہ جو اپنی زندگیاں عیسیٰ کی خاطر اسلام میں کھودیتے ہیں
وہ اپنی زندگی کو بچالینگے اور ابد تک زندہ رہینگے۔

یہوداہ پہلا رسول تھا جس نے اپنی زندگی اور
اپنی روح بھی کھودی۔

(۴۷) غور کریں کہ یہ صرف ایک مسلم تفسیر ہے اور سب مسلمان اس جھوٹ میں یقین نہیں رکھتے۔
(۴۸) متی ۱۶:۲۵

But some fools are even more perverse!
Who is more truly a liar
than the one who would make this devil Judas
who committed suicide in shame and utter ignominy
the one who was crucified in Isa's place? 47

Such a one will surely go the way of Judas
for agreeing with him
that God's account of things cannot be trusted.
Only a *good* man like Isa could cry out
while hanging on the *khashabah* (wood) in the agony of death,
"My God, my God, why hast thou forsaken me?"
A traitor like Judas would know the answer to that question!

Isa said of Judas, "It would have been better
if that man had never been born."
And if like Judas we think ourselves wiser
than the Word of Allah,
it would have been better
if such an error as us had never been born!
Isa was willing to die that same day for Judas
but Judas refused to pick up his cross and die,
if necessary, with Isa.
Judas saw an error in that.
What craftiness this fool had!
He saw he could save his own life
and even make some money
just by betraying Isa
to the wicked priestly rulers who were looking to kill him.
But whoever tries to save his life will lose it. 48
Only those who lose their lives in *islam* (surrender) to Isa
will find their lives and keep them for eternity.

Judas was the first apostle to lose his life,
and he also lost his soul,
as it says,

---

47 Note that this is only one Muslim interpretation and not all Muslims have believed this lie.

48 Matthew 16:25

جیسا کہ کہا گیا ہے، 'اسکا مسکن اجڑ جائے'(۴۹)
چند گھنٹوں کی بات تھی مگر
وہ مسیح کے جی اٹھنے کو نہ دیکھ سکا!
لیکن اسکا گرنا، جو مسیح کے ان دکھوں کا حصہ تھا جو اسے سہنا تھے
داؤد نبی کی معرفت پیشتر سے ہی لکھا جا چکا تھا:
' بلکہ میرے دلی دوست نے جس پر مجھے بھروسہ تھا
جو میری روٹی کھاتا تھا مجھ پر لات اٹھائی۔' (۵۰)
لیکن کلام اللہ جس نے داؤد نبی کی معرفت
ایک ہزار سال پہلے یہ وحی نازل کی، اسکو پیشتر سے ہی علم تھا
کہ یہ سب کچھ یہوداہ میں پورا ہوگا۔
عیسیٰ المسیح یعنی کلام اللہ فرماتا ہے،
'میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک
جو میرے ساتھ کھاتا ہے مجھے پکڑوائیگا' (۵۱)
تقریباً پانچسو سال قبل
کلام اللہ نے زکریاہ نبی کو آگاہی دی

کہ خدا کیا کرنے والا ہے۔
''انہوں نے میری مزدوری کے لئے
تیس روپے تول کر دیئے'۔ (۵۲)
جو کہ واقع ہی ہوا جب کاہنوں نے
یہوداہ کو اتنے ہی پیسے دیئے
کہ وہ خدا کے برّے کو خرید لیں، جو جہان کے گناہ اٹھا لے جاتا ہے۔
' زکریاہ نے پیشگوئی کی: میں چرواہے کو مار ڈالونگا
اور بھیڑیں بکھر جائینگی'
کلام اللہ نے دانی ایل نبی کو نہ صرف مسیح کی موت
بلکہ ہیکل پر آنیوالی تباہی بھی روح کے وسیلہ سے دکھائی۔
' اور باسٹھ ہفتوں بعد وہ ممسوح قتل کیا جائیگا اور اسکا کچھ نہ رہیگا
اور ایک بادشاہ آئیگا جس کے لوگ شہر اور مقدس کو تباہ کرینگے۔'(۵۳)

(۴۹) اعمال ۱: ۲۰؛ زبور ۶۹: ۲۵۔
(۵۰) زبور ۴۱: ۹
(۵۱) مرقس ۱۴: ۱۸
(۵۲) زکریاہ ۱۱: ۱۲
(۵۳) دانی ایل ۹: ۲۶

"Let his habitation be desolate." [49]
He missed seeing the Messiah's resurrection by only a few hours!
But his fall was predicted
by the prophet *Da'ud* (David) in the *Zabur* (Psalms)
as part of the sufferings to be endured by the Messiah:
"Yes, mine own familiar friend, in whom I trusted,
which did eat of my bread,
hath lifted up his heel against me." [50]
But the Word of Allah who delivered this prophecy to *Da'ud*
a thousand years before it happened
also knew that Judas would fulfill it.
Isa al-Masih the Word of Allah said,
"I assure you, one of you will betray me,
one who is eating with me.' [51]
Over 500 years before this,
the Word of Allah had enabled the prophet Zechariah
to foresee what God would cause to happen:
Isa would be betrayed
for thirty pieces of silver, [52]
which actually happened
when the priests paid Judas that amount of money
to purchase unwittingly
the Lamb of God who takes away the sins of the world.
"I am going to strike the shepherd
and the sheep will be scattered," Zechariah predicted.
The Word of Allah had even inspired
the prophet Daniel to foresee
not only the death of the Messiah
but also the subsequent destruction of the Temple:
"After this period of 434 years, the Messiah will be killed,
but not for himself,
and the people of the prince that shall come
shall destroy the city and the sanctuary." [53]

---

49 Acts 1:20; Psalms 69:25
50 Psalm 41:9
51 Mark 14:18
52 Zechariah 11:12
53 Daniel 9:26

مسیح کی مخلصی دلانے والی موت اسکے لئے نہیں تھی
وہ تو تمام دنیا کے گناہوں کے لئے تھی،
جیسے کہ واضح طور سے زبور میں لکھا گیا ہے :
"وہ میرے ہاتھ اور پاؤں چھیدتے ہیں۔" (۵۵)
یہوداہ کو خدا کے کلام کا کوئی شوق نہ تھا۔
اسکے دل میں ان کلمات کی کوئی وقعت نہ تھی
حضرت عیسیٰ یہ آگاہی دے چکے تھے کہ انسان صرف روٹی سے ہی نہ جیئگا
پر ہر لفظ سے جو خدا کے منہ سے نکلتا ہے۔
تو بھی یہوداہ نے یہ سوچا کہ وہ خدا کے فضل کا تمسخر اڑا سکتا ہے
اور اللہ تعالیٰ کی ابدی روح سے جھوٹ بول سکتا ہے۔
یہوداہ نے صرف اپنے آپ کو ہی بے وقوف بنایا۔
خدا کا کلام تو اس غدار کی نہایت اندرونی سوچوں کو بھی پڑھ سکتا تھا۔
حضرت عیسیٰ کو ضرورت نہ تھی کہ کوئی اسے اس شخص کے دل کی بات بتائے
حضرت عیسیٰ جانتے تھے کہ یہوداہ کیا کرنے والا ہے۔

اسنے اسے یہ کرنے دیا۔
تاکہ کلام کی باتیں پوری ہو سکیں۔
لیکن افسوس اس آدمی پر جس کے ذریعے سے پوری ہوئیں۔

یہوداہ ابھی زیادہ دور نہ بھاگا تھا۔
جب اسکا تمام ظلم اختتام کو پہنچا،
اس نے اپنے آپ کو بالکل تنہا پایا
اور صرف شیطان ہی اسکی نفرت انگیز صحبت چاہتا تھا۔
تاہم یہوداہ نے خودکشی کی۔
اور اب وہ جہنم میں ہے۔
ہمیں یہ کیونکر معلوم ہے ؟
اسلئے کہ حضرت عیسیٰ نے کہا کہ بہتر ہوتا،
اگر وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔
کبھی پیدا نہ ہونا
جہنم میں فنا ہو جانے کے مترادف ہے۔
لیکن جہنم میں انسان فنا نہیں ہوتا
بلکہ ہوشمند ہونے کے باوجود ابدی عذاب میں رہتا ہے،
جیسا کہ کہا گیا ہے "اور یہ ہمیشہ کی
سزا پائیں گے۔" (۵۶)
حضرت عیسیٰ نے خود نہایت سنجیدہ اور پرزور طریقہ سے
ابدی جہنم کی حقیقت عیاں کی تھی۔
تاہم، اگر آپ یہوداہ کی طرح سوچنا چاہتے ہیں

(۵۴) دانی ایل ۹ : ۲۶
(۵۵) زبور ۲۲ : ۱۶
(۵۶) متی ۲۵ : ۴۶

The manner of the Messiah's atoning death
which will not be "for himself" [54]
but for the sins of the whole world
is clearly described in the *Zabur (Psalms)*:
"They pierced my hands and feet." [55]
But Judas had no taste for the Word of God.
He did not treasure these words in his heart.
Isa warned that man cannot live by bread alone
but by every word that proceeds from the mouth of God.
Yet Judas thought he could mock the grace of the Lord
and lie to the Eternal Spirit of Allah.
Judas fooled only himself.
The Word of God could read the traitor's inmost thoughts.
Isa didn't need anyone to tell him what was in a man.
Isa knew what Judas would do.
He allowed him to do it
so that the Scriptures might be fulfilled.
But woe to the man who fulfilled them!

Judas didn't run far.
When all his treachery was over,
he found himself totally alone
and only Satan wanted his detestable company.
So Judas committed suicide.
Now he is in hell.
How do we know?
Because Isa said it would have been better
if he had never been born.
Never having been born
would be like annihilation;
but there is no annihilation in hell,
only conscious eternal anguish,
as it says, "And these shall go away
into everlasting punishment." [56]
Isa himself warned about the eternal reality of hell
more solemnly and emphatically than anyone.
Therefore, if you want to think like Judas

---

54 Ibid.
55 Psalm 22:16
56 Matthew 25:46

اور اپنے دل میں یہ منفی سوچ رکھنا چاہتے ہیں کہ خدا کا کلام غلط ہے
اور حضرت عیسیٰ کی جہنم سے بچا لینے والی قربانی کے خلاف
اپنے دل کو سخت کر لیتے ہیں۔
تو پھر یہوداہ کے ساتھ یقیناً آپ کے لئے بھی جہنم میں جگہ ہوگی۔

لیکن اس صورت میں آپ کے لئے نہ پیدا ہونا ہی بہتر ہوتا۔
خدا کی اخلاقی عدالت کا تقاضہ یہ ہے
کہ ہر باغی انسان،
بہ عدل ابدی پاداش کے طور پر
اپنی سرکشی سے بہرہ ور بہ قائمیِ ہوش
ہمیشہ کے لئے ترک کر دیا جائے۔

اس سے بڑا احمق کون ہو سکتا ہے
جو خدا کے کلام کی محبت سے بھرپور قربانی کو
طنز کا نشانہ بنائے،
یعنی اس کو جو مرا اور زندہ ہُوا
تاکہ لوگوں کے دلوں میں ہمیشہ کی زندگی کا پیغام دے
اور ہم پر اپنی ابدی روح پھونک دے ؟

اس حالت سے کنارہ کیا جا سکتا تھا
اگر وہ اپنے آپ کو جانچتا اور اس بدی سے توبہ کرتا
اور خدا کے کلام پر ایمان لاتا، جو اللہ کی طرف سے عدالت کرنے
اور ہمارے گناہوں کی سزا کے لئے اپنی جان دینے کو آیا۔

اس سے زیادہ سزا کے لائق کون ہو سکتا ہے
جو منصف کے رحمدلانہ عمل کو رد کرے،
ایسا منصف جو خود بے قصور ہونے کے باوجود
قصوروار کی سزا اپنے اوپر لے لے ؟
اس سے زیادہ سزا کے لائق کون ہو سکتا ہے
جو منصف کو ہی اس طرح دکھ اٹھانے
اور بے جواز موت مرنے کے لئے چھوڑ دے ؟

اس سے زیادہ سزا کے لائق کون ہو سکتا ہے
جو اپنی زندگی میں تبدیلی لائے بغیر چلتا چلا جائے،
اور نجاست کے باعث ایمان لانے سے انکار کرے
گو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے
اور رحمدل اور محبت سے بھرپور منصف کے بارے میں سُن رکھا ہے ؟

اس سے بڑا احمق کون ہو سکتا ہے
جو خدا کی بجائے انسان کا طرفدار ہوتے ہُوئے
اپنی روح کو اس زندگی میں چند بے ثبات چیتھڑوں کے عوض
ابدی اذیت کے ہاتھوں بیچ دے ؟
یہوداہ ایک رسول تھا!
وہ اُن میں شامل تھا جن کو
اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں،
عیسیٰ کے ساتھ حکومت کرنے کے لئے چنا گیا تھا!

and harbor treacherous thoughts that the Word of God is error
and harden your heart's gratitude
against Isa's sacrifice for you to save you from hell,
then there definitely will be room in hell for you with Judas.
But it would be better for you if you had never been born.
The moral judgment of God will require
that every living rebel
will be abandoned forever in the conscious state of his rebellion
as eternal just retribution.

Who could be a bigger fool
than the one who scoffs
at the sacrifical love of the Word of God
who died and rose to speak eternal life into our hearts
and to breathe on us the Eternal Spirit?

This state could have been avoided
had he judged himself and repented of this wickedness,
believing that the Word who is the Judge from Allah
came to die to take the penalty for our crimes.

Who is more worthy of judgment
than the one who rejects the Judge's merciful act
of taking, though himself innocent,
the culprit's penalty of judgment on himself?
Who is more worthy of judgment
than the one who would have the Judge
thus suffer and die in vain?
Who is more worthy of judgment
than the one who would go on, his life unchanged,
wickedly refusing to believe
even after he had heard
of this merciful and loving Judge from Allah?

Who could be a bigger fool than the one who,
being on the side of men and not God,
sells his own soul to eternal torment
for a few fleeting rags in this life?
Judas was an apostle!
He was among those selected for the privilege
of governing the Kingdom of Allah
at the side of the Messiah Himself!

لیکن ایک راستباز انسان بھی در حقیقت
خدا کے چنے ہوئے اعزازی درجے سے دستبردار ہو سکتا ہے
تاکہ ، سچے عیسیٰ کی نہ سنتے ہوئے
اور اس کے کلام کی وجہ سے اُس پر آنیوالے دکھوں میں
نہ شریک ہوتے ہوئے ،
کچھ دیر کے لئے دنیا کی رعنائیوں کو چن لے۔

(سچا یسوع وہ ہے جس نے اپنا خون بہایا،
ہمارے گناہوں کے لئے جان دی اور پھر زندہ ہوا)۔
کوئی بھی یہوداہ اس کے کلام، اس کے خون،
اسکی عدالت اور اسکی عطا کرنے والی روح

کے باعث آنیوالی مصیبتوں سے کنارہ کر سکتا ہے۔
کوئی بھی اعزاز یافتہ شخص خود اپنی درست حالت کو دھوکہ دے سکتا ہے
اور یہوداہ کی طرح شیطان کی پیروی کر سکتا ہے۔
یہ کام اس سے بہتر کون کر سکتا ہے
جس کے نزدیک خدا کے قوانین کی کوئی تعظیم نہ ہو
اور جو یہ کہے کہ یہ کتاب تحریف کی وجہ سے جھوٹ کا پلندہ ہے،
اس پر اعتماد کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے سنجیدگی سے لیا جا سکتا ہے ؟
کیا خدا کی کتاب غلط ہے ؟
کیا وہ آپ ہی تو نہیں جو غلط ہیں،
آپ جو نہ تو کلامِ مقدس کو جانتے ہیں اور نہ ہی خدا کی طاقت کو ؟
کیا آپ خدا کی کلام میں غلطی کو جانچیں گے
یا خدا کا کلام آپ میں غلطی کو جانچے گا ؟
کیا ہو گا ؟
خدا کے کلام کو جانچنے کی آپکی غلطی
یا آپکی غلطی پر کلامِ خدا کی عدالت ؟

اُف خدا کے کلام کیساتھ ایسی وحشت کی بے وفائی!
جہنم کا خوف یہ ہے کہ خدا ہمیں وہ سب کچھ حاصل کرنے دیتا ہے
جس کی ہمارا شریر دل خواہش کرتا ہے :
ہم مسیح کی سچائی کو غلط کہنا پسند کرتے ہیں جبکہ
الدجال کے جھوٹ سے پیار کرتے ہیں۔
یہوداہ یہ ہی کچھ چاہتا تھا
اور ڈرنے کی بات یہ ہے کہ خدا نے ایسا ہونے دیا۔
صرف خدا ہی ہمارے دلوں سے دغابازی کو دور کر سکتا ہے
یہ اس وقت سے موجود ہے جب پہلے انسان نے
خدا کے حکم کے خلاف بغاوت کی

یہ روحانی فریب آج بھی موجود ہے
جب باغی انسان خدا کے کلام کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

But an upright man can in fact give up
his privileged status before God
and can choose to enjoy for a time the pleasure
of not listening to the true Isa,
of not sharing in the sufferings
that arise because of Isa's words.

(The true Jesus is that one who bled
and died for sin and rose again!).
Any Judas can choose to avoid the trouble that comes
because of the Word of His blood
and of His Judgment,
and of His giving of the Spirit.
Any privileged man can betray his own integrity
and can copy a devil like Judas.
Who does this more truly
than the one who has no respect for God's law
and says the Book is now a corrupt pile of errors
and not to be trusted or taken seriously?
Is God's Book in error?
Is it not rather you who are in error,
you who know neither the Scriptures nor the power of God?
Will you judge the Word in error
or will the Word of God judge *you* in error?
Which will it be?
The folly of your judgment of the Word?
Or the judgment of the Word on your folly?

Oh the horror of this betrayal of the Word of God!
The horror of hell is that God allows us
to attain what our wicked hearts demand:
the lie of *al-Dajjal* (Anti-Christ) which we love
rather than the truth of Messiah
which we love to call error.
Judas wanted it this way
and the horror is that God allowed him his way.
Only God can take this treachery out of our minds;
it was there from the time that the first human being
rebelled against the holy commandment.
That spiritual treachery is still there today
when the Word of God is read by skeptical rebels.

صرف خدا ہی ہمارے دلوں سے فریبکاری کو مٹا سکتا ہے۔
مالک نے ایسا پطرس کے لئے کیا،
ایک ایسا رسول جس نے مالک کا انکار کیا۔
اور اسکے ساتھ مرنے سے بھی انکار کیا۔
مالک نے پطرس کی دھوکہ باز اور غیر روحانی فطرت کو ختم کر دیا۔
اور اسے ایک نئی روح عطا کی
تاکہ وہ پھر کبھی مالک کا انکار نہ کرے اور
اپنی صلیب اٹھالے
حتیٰ کہ مالک کے ساتھ مرنے کیلئے بھی تیار ہو۔
صرف خدا ہی ایسی دھوکہ بازی کو ختم کر سکتا ہے۔
اور وہ ایسا اس وقت کرتا ہے جب ہم اس کے طرف رجوع لائیں۔
لیکن ہم ایسا کرنے سے انکار کرتے ہیں، غور سے سوچیں :
کہ جب خدا دیکھتا ہے کہ گناہگار اسکے کلام کو بے وفائی سے رد کرتے ہیں
تو وہ طیش میں آجاتا ہے۔
کیا آپ خدا کے کلام کو غلط قرار دیکر اسے غصے میں لانا چاہتے ہیں ؟
کیا آپ مالک سے زیادہ زور آور ہیں ؟
کچھ کہتے ہیں کہ ان کے پاس نور موجود ہے
لیکن حقیقت میں ان کے پاس باطل عالم کی روشنی ہے۔
جیسا کہ قدیم بدعتی علم کی روشنی۔
لیکن اگر آپ کے اندر موجود روشنی در حقیقت اندھیرا ہے
تو سوچیں کہ یہ اندھیرا کس قدر زیادہ ہے!
یہ عالم اپنے فاسد غرور میں
جو کچھ لکھا ہے اسکی حد سے باہر چلے جاتے ہیں
اور شیخی مارتے ہیں کہ "علم" اس ایمان سے بڑھکر ہے
جو مقدسوں کو ایک ہی بار سونپا گیا ہے۔
یہ خودسر روحیں بے حیا زبان اور مردہ آنکھوں
کے ساتھ اس علم کو رد کرتے ہیں جو ان کو زندگی بخش سکتا ہے۔
ان کے غرور کی کوئی حد نہیں ہے
جیسے بپھری ہوئی آندھی، گردش کرتے وقت
ہر جگہ دھول اڑاتی جاتی ہے،
اسی طرح ان کے دماغ،
کلام کو غلطی
اور غلطی کو کلام، کہنے میں تیزی کرتے ہیں۔
(آپ کون ہوتے ہیں کہ سچے کلام کی تفسیر کریں
آپ جو اللہ تعالیٰ کی ابدی روح پر سچے ایمان سے عاری ہیں ؟)

ایک نئی انسانی فطرت کی ضرورت

ایسی سوچ کی وجہ سے پہلا گناہ سرزد ہوا :

Only the Lord can remove this treachery from our hearts.
The Lord did this for Peter,
an apostle who also denied the Lord
and also refused to die with him.
The Lord removed Peter's treacherous unspiritual nature
and gave him a new spirit,
so that he would never deny the Lord again
but would take up his cross
and even be willing to die for the Lord.
Only the Lord can remove this treachery
and He does it when we turn to him.
But if we refuse, note well:
fury grips the Lord when He sees
the wicked treacherously abandoning His Word.
Do you want to call His Word error and make him angry?
Are you stronger than the Lord?

Some declare they have light
but it is in fact a false knower's light,
like the light in the ancient heresies.
And if the light within you is darkness,
how great is that darkness!
These "knowers" in their wicked pride
go beyond what is written
and boast of "knowledge" higher than
the faith once for all delivered to the holy ones.
With brazen tongues and dead-looking eyes
these self-willed souls
refuse the knowledge that could bring them life.
Their arrogance knows no bounds;
like a raging wind that swirls and casts up dirt
wherever it flies,
so their minds rush
to call error the Word
and the Word error.
(Who are you to interpret the true Word,
you without true faith from Allah's Eternal Spirit?)

THE NEED FOR A NEW HUMAN NATURE

From such thinking came
the Primal Lapse:

جب پہلے انسانی کانوں کو ملائمت سے
گدگدایا گیا،
"کیا خدا نے یہ کہا تھا...... ؟"
اس وقت شیطان، یعنی قدیم عالم، نے شیخی بگھاری (۵۷)
کہ اسکا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے
افضل ہے اور انسانیت کو اس آزمائش میں ڈالا
کہ وہ شیطان کی مرضی کو پورا کرے
نہ کہ اللہ تعالیٰ کی

لہٰذا انسانیت نے سچ اور ابدی زندگی بخش
کلام کو چھوڑ کر موت کے بیوپاری یعنی شیطان کے
مضحکہ خیز جھوٹے کلام
کا دامن تھام لیا۔

اس وقت پھر خدا کا بنایا ہوا
ایک دِل شیطانی بے راہروی
کی طرف نکل گیا۔
اور ایسا ہوا کہ کل انسانیت
یہ سوچنے لگی کہ ان کے پاس
اچھے اور برے کا علم موجود ہے
لہٰذا وہ زندگی کسی اور ذریعے سے حاصل کر سکتے ہیں
بجائے اسکے کہ وہ سچے اور زندہ کلام کی پیروی کریں۔
اور یوں انسانیت اپنے مقام سے گر گئی۔

یقیناً انسانیت گر گئی اور یہ
کتنا بڑا حادثہ تھا
اتنا بڑا کہ جو گر چکے تھے
اور انکے دِل و دماغ ابدی روح
اور اللہ کے شخصی کلام سے
تر و تازہ نہیں ہوئے تھے
کہ وہ اپنے گرنے کی حقیقت سے بھی غافل ہیں
جبکہ ان کی سوچ بھی
گراوٹ کے ملبہ کا ایک حصہ ہے۔

(۵۷) وسیع النظری سے دیکھا جائے تو ایمان سے بڑھ کر گیان کو ماننے والے مشرک ہیں کیونکہ وہ خالق عیسیٰ کلام اللہ کو نظر انداز کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے پاس زیادہ افضل علم ہے۔ علم کے لئے یونانی لفظ "گیان" ہے۔ جسکی وجہ سے ان کو زندگی اور نجات مل سکتی ہے۔ پیدائش ۲ : ۱۷، ۳ : ۵ اور ۲۲ دیکھیں۔

when the first human ears
were tickled with the taunt,
"Hath God said...?"
It was then that *Shaitan* (Satan),
that ancient Gnostic, [57]
boasted of knowledge higher than
the Word of Allah
and tempted mankind to *islam* (submit) to *his* will
rather than to the will of Allah.
Thus mankind gave up
the true and living Eternal Word
for a death-dealing Satanic caricature—
  a false Word,
  a devilish Word,
  another Message.

It was then that a heart,
made good by God,
turned devilishly perverse.
It was then that humanity,
by presuming it could know good and evil
and find life
by some means other than *islam* (submission)
to the true and living Word of God,
fell.

Yes, humanity fell,
and how great was the fall of it!
So great indeed
that those with fallen minds
unrenewed by the Eternal Spirit
and the personal Word of Allah
are themselves blind to the Fall,
even though their own warped thinking
is part of the Fall's debris!

---

57 Broadly speaking, a *gnostic* is a heretic who ignores his creator Isa the Word of God and claims for himself a supposedly higher knowledge—the Greek word for knowledge is *gnosis*—leading to life and salvation. See Genesis 2:17; 3:5,22

گراوٹ کی سب سے بڑی شہادت

میری اپنی گری ہُوئی زندگی سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے ؟
انسان کا دِل مایوس کن حد تک گناہگار ہے،
اور کون جان سکتا ہے ؟
کیونکہ جب ایک دیانتدار یا سچا انسان
اپنی روح کی گہرائیوں میں جھانکے گا
تو وہ کہے گا :
کہ جو کام میں کرنا چاہتا ہوں وہ تو مجھ سے ہوتا نہیں
اور جن کاموں سے مجھے نفرت ہے وہی میں کر لیتا ہوں۔
جب میں اپنی ہی نیت کے خلاف کام کرتا ہوں
تو اسکا مطلب یہ ہے کہ
میری ذات کا ایک حصّہ ایسا بھی ہے
جو سچ کو جانتا اور پہچانتا ہے
مگر جو چیز میرے اندر گناہ کی طرف مائل کرتی ہے
وہ یقیناً میری گری ہُوئی فطرت ہی ہو سکتی ہے۔
میں اپنے اندر کسی اچھائی کو نہیں جانتا۔
میری ابتدائی فطرت میری غیر روحانی ذات ہے،
جس میں اچھا کرنے کی ایک مدھم اور
بے ثبات خواہش موجود ہے۔
لیکن اسکا میرے ارادوں پر کوئی اثر نہیں۔
(صرف وہ جو حضرت عیسیٰ، یعنی جانے والے کلام،
میں نئی تخلیق ہیں ان کے پاس پُر اثر ارادہ
اور محبت بھرا ضمیر موجود ہے۔[۵۸])
اسکا نتیجہ کیا ہے ؟
بجائے ان اچھے کاموں کے
جو میں کرنا چاہتا ہوں
میں غلط کام کرتا ہوں جو میں نہیں کرنا چاہتا۔

جب میں اپنی نیت کے خلاف کام کرتا ہوں،
تو میں اکیلا ہی اسکا کرنے والا نہیں ہوں
بلکہ میری گری ہُوئی فطرت ہے
جو میرے اندر رہتی ہے۔
ایک سرکش بد نصیب جو میں ہوں،
مجھے اس گری ہُوئی حالت سے کون چھڑائے گا، (۵۹)
یہ نا قابلِ اعتبار ارادہ، یہ باغی فطرت،
جس پر موت کا فتویٰ صادر ہو چکا ہے ؟
میں اللہ کی راہ میں ایک سچا مُسلمان بن سکتا ہوں

(۵۸) یوحنا ۵ : ۱۸-۱۹؛ ۳ : ۲۱
(۵۹) نفس لا امارہ بالسو کی اصطلاح کا مطلب ہے "گناہ کی طرف مائل نفس" جو کہ آپ کو سورۃ یوسف ۱۲ : ۵۳ میں ملے گا اور یہ قرآنی اصطلاح "گراہُوا انسان" کے قریب تر ہے جسکا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ انسانیت کی غیر نجات یافتہ فطرت صرف نئی زندگی اور نئی پیدائش کے معجزے سے ہی ہمیشہ کی زندگی میں

What more evidence for the Fall do I need
than my own fallen life?
The heart of man is desperately wicked,
who can know it?
For the honest man who looks
within the depths of his soul
will say this:
I fail to carry out the good I know I should do
and I find myself doing the very things I hate.
When I act against my own intention
that means that I have a self that knows the good,
and so the thing behaving wickedly in me
must surely be my fallen nature.
I know of nothing good living in me.
My lower nature is my unspiritual self,
possessing only a faint and fickle wish
to do what is good
but not the effecting will
(only those who are new creations in Isa the saving Word
have the effecting will
with the tender conscience.) [58]
What is the result then?
Instead of doing the right
I want to do,
I carry out the wicked wrong
I do not want.
When I act against my intention, then,
it is not I alone who am the agent,
but the fallen nature
that lodges in me.
Wretched rebel that I am,
who is there to rescue me out of this fallen flesh, [59]
this treacherous will,
this rebel nature doomed to death?
How can I become a true *muslim* (submitter) to Allah

---

58 I John 5:18-19; 3:21

59 The term *nafs la-ammara bilso*, meaning "the sin-prone soul" is found in Joseph 12:53, and this is the closest Quranic term for the fallen flesh, which is the unredeemed nature of mankind that can only be changed by the miracle of regeneration and new birth unto eternal life.

اور ایک نئی فطرت کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟

یہ سوالوں میں سب سے بڑا سوال ہے!

نئی تخلیق کے بغیر ایک سخت دِل شرمناک ہے

لیکن کچھ تو یہ سوال بھی نہیں پوچھتے۔
کچھ لوگوں کو شرم ہی محسوس نہیں ہوتی۔
مردِ خدا نے یہ اس وقت سیکھا جب،
احمد کی شادی ہو جانے کے بعد اسکی اپنی ازدواجی زندگی
خطرے میں پڑ گئی۔
ہم اس مردِ خدا کو 'ہو سیع' کے نام سے پکاریں گے
گو کہ اس کا تعلق جدید زمانہ سے ہے۔

یہ ایک سچی کہانی ہے۔

ایک دِن مردِ خدا، خدا کے گھر میں
واعظ کرنے کو اُٹھا۔
اور ایک مافوق الفطرت لفظ اسکے ذہن میں آیا
یہ لفظ اللہ تعالیٰ کی ابدی روح کی طرف سے تھا
نہ کہ چھوٹے کتابچوں کے الفاظ میں سے۔
جو اس تک پہنچا اسکی بہترین تشریح 'مافوق الفطرت علم' ہے۔
زندہ کلام جو دِل سے ہمکلام ہوا
وہ ایک کشف کی طرح واضح،
اور چیخ کی طرح فوری تعمیل طلب تھا۔
مردِ خدا کی دِل کی آنکھوں کے سامنے
ایک معجزانہ تجلی ظہور پذیر ہوئی۔ کیا دیکھتا ہے کہ
اسکی بیوی میلوں دور اپنی خوابگاہ میں موجود تھی
اس نے دیکھا کہ وہ ایک غیر مرد کے ساتھ
زنا کے عمل میں ملوث ہے
مردِ خدا اجتماع کے سامنے کھڑا تھا
اور اپنے خطبہ کو شروع نہ کر سکتا تھا
کیونکہ اسکی روح اس خوابگاہ میں،
ایسے بدی کے منظر کے سامنے
داخل ہو سکتی ہے۔

(٦٠) یہ روح کا پھل آج کے لئے بھی موجود ہے (ا۔کرنتھیوں ١٢:٨) تاہم مافوق الفطرت سچا علم کبھی بھی خدا کے کلام کے معتبر ہونے کو رد نہیں کرتا یا اسکی فوقیت کو نظرانداز نہیں کرتا۔ لہذا جو زبان یہاں پر استعمال کی گئی ہے اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ پُر زور روحانی رابطہ کو لکھے ہوئے کلام پر فوقیت حاصل ہے، لیکن یہ کہ اس کو غیر شرعی اور غیر الہامی تحریروں پر ضرور فوقیت حاصل ہے۔

and receive a new creation nature?
This is the question of all questions.

THE HARDENED HEART WITHOUT THE NEW CREATION IS SHAMELESS

But some don't even ask the question.
Some people have no sense of shame.
The man of God learned this when,
having helped Ahmad save *his* marriage,
the man of God himself had marital tragedy.
We will call the name of the man of God "Hosea"
though he lived in modern times.

This is a true story.

One day he stood up in the house of God to preach.
But a supernatural word came to him,
not from the words of a paper book, [60]
but from the Eternal Spirit of Allah.
What came to him is best described as supernatural knowledge.
The living Word that spoke to his heart
was as urgent as a shout
and as vivid as a vision.
The man of God saw in this miraculous manifestation
materializing before the eye of his mind
his wife in a bedroom many miles away.
The person he saw with her was in the act
of committing adultery.

The man of God stood before the congregation
and he could not begin the *khutba* (sermon),
because in his spirit he was in the bedroom
horrified at the sight of this evil

---

60 This gift of the Spirit is still for today—I Cor. 12:8. However, a true instance of supernatural knowledge never contradicts or in any way devalues the closed canon of the infallibly accurate written Word of God. The language used here is not meant to show a superiority of the charismatic power-encounter over against the written Bible, but over against non-canonical or non-Biblical writings.

جو اللہ تعالیٰ اسے دکھا رہا تھا،
خوفزدہ تھی۔
(جب اللہ تعالیٰ مافوق الفطرت علم دیتا ہے،
تو وہ معتبر تحریری کلام کو کبھی رد نہیں کرتا
اور نہ ہی اس کی حد سے باہر جاتا ہے۔)

اگلی صبح مردِ خدا
یہ جاننا چاہتا تھا کہ اسکا یہ کشف سچ ہے
یا پھر اسکے تصورات کا ایک رُخ۔
اس نے گھر کی طرف سفر کیا

اور دیکھا کہ گھر پہ کوئی موجود نہیں ہے
لہذا وہ اکیلے میں خوابگاہ کا جائزہ لے سکتا تھا۔
جو ثبوت ان لاپرواہ عاشقوں نے چھوڑا،
(جو سوچتے تھے کہ ان کے ملن کے وقت
مردِ خدا واعظ کر رہا ہوگا اور ان کو کبھی بھی پکڑ نہ سکیگا)
اس سے صاف ظاہر تھا کہ یہ کشف خدا کی طرف سے تھا۔
مردِ خدا نے زانی عورت کا سامنا کیا
وہ شرم و ندامت سے عاری تھی
وہ شرم کیوں کرے؟ اسنے سوچا،
کسی نے اس عمل کے دوران اسے پکڑا نہ تھا
اور جہاں تک مردِ خدا کا تعلق تھا
وہ سوچتی تھی کہ اسکا کشف محض ایک اندازہ ہی تھا۔
لیکن کیا خدا نے خود اسے نہ پکڑا تھا؟
کیا اسنے اپنی ابدی روح کا پھل استعمال نہ کیا تھا،
مافوق الفطرت علم کا پھل،
تاکہ وہ مردِ خدا کو وہ کچھ دکھا سکے
جو کل دنیا میں صرف تین ہی جانتے تھے۔۔
یعنی وہ زانی عورت، اُسکا عاشق اور خدا؟

کیا خدا نے خود اُسکو زنا کے عمل میں نہ پکڑا تھا،
گناہ کا ایسا دھوکا دینے والا عمل جسکی سزا موت ہے؟
لیکن اُس عورت کو خدا کے حضور اپنے گناہ کا کوئی احساس نہ تھا۔
اللہ تعالیٰ تو اُس سے بعید تھا۔
اور اکثر خدا کا خیال اُسے سرد کر دیتا تھا
جیسا کہ اُس کے خاوند کا خیال بھی

دنیا کے لوگ، حتیٰ کہ مذہبی لوگ
بھی، اُس زانی عورت کی مانند ہیں۔

مردِ خدا کی زانی عورت خدا کے بارے میں

Allah was showing him.
(When Allah gives supernatural knowledge
He never contradicts or goes beyond
His infallible written Word.)

The next morning the man of God
wanted to make sure this vision was true
and not just his own imagination.
He travelled to the house
and, finding no one home,
was able to examine the bedroom privately.
The evidence left by the careless lovers
(who thought the man of God would have to be preaching
at the hour of their rendezvous
and therefore could not possibly catch them)
showed unmistakably that the vision was from God.

The man of God confronted the adulterous woman.
She had no sense of shame.
"Why should she?" she thought.
No one had caught her in the act,
and as far as the man of God was concerned,
she thought his vision was probably just a lucky guess.

But had not God himself caught her?
Had he not used a gift of His Eternal Spirit,
the gift of supernatural knowledge,
to show the man of God
what only three in the world
—that is, the adulterous woman, her lover, and God—knew?
Had not God himself caught her in the very act of adultery,
a wicked act of treachery worthy of death?

But the woman had no sense of guilt before God.
Allah was very far off to her, *baaeed* (very remote and separate)
and often the thought of God left her cold,
like the thought of her husband.

The People of the World, Even the Religious People, are Like an Adulterous Wife

The adulterous wife of the man of God

اور اپنے شوہر کے بارے میں پُر جوش انداز میں
باتیں تو کر سکتی تھی، لیکن اُسکا باغی دِل ہمیشہ آنکھ بچا کر
اُن چیزوں کی طرف لپکتا تھا جن سے اُسکو لذّت ملتی تھی۔
اور ایسا اُسکے مذہبی تجربہ کا حصّہ نہیں تھا
کہ وہ ایمانداروں کے سامنے اور خدا کے سامنے
اپنے گناہ کی وجہ سے شرمندگی محسوس کرے۔
اُسکے سامنے جواز یہ تھا کہ وہ زیادہ تر لوگوں کی طرح ہی ہے۔
اسکے علاوہ وہ یہ بھی سوچتی تھی کہ کیا وہ ہمیشہ اچھے کام ہی نہیں کرتی۔
تاکہ اُسکے گناہوں کا ازالہ ہو سکے ؟
اُس نے اپنے بارے میں کبھی ایسا نہیں سوچا تھا
کہ اُسکی بگڑی ہوئی فطرت ہے۔
اور کیونکہ خدا کو کبھی اُس نے اپنے قریب نہ پایا
کہ وہ اُس کو اسکی برگشتگی کی حالت میں،
زانی فطرت کے باعث،
غیر اصلاح یافتہ زانی دِل کیساتھ پکڑ سکے۔
اُس نے اپنی غیر رُوحانی ذات میں
کبھی اپنے گناہ کی وجہ سے بے چینی محسوس نہ کی۔
اور نہ ہی کبھی صفائی کی پُر جوش ضرورت محسوس کی،
کہ وہ نئی تخلیق بن سکے۔

اُس نے سوچا، کہ مذہب میں تھوڑی سی مزید دِلچسپی شائد کام بنا دے
کیونکہ جب وہ اپنے مذہبی رفقاءِ کار
کے درمیان ہوتی تھی
تو اُسے نظر آتا تھا کہ کم سے کم وہ
اُن جیسی ہی ہے
جو مذہبی رسُوم میں بھرپور حصّہ لینے کو ہی کارِ ثواب سمجھتے ہیں۔

کچھ لوگوں کو ذرّہ بھر بھی ندامت کا احساس نہیں ہوتا
وہ خود سے یہ سوال نہیں پُوچھتے
کہ اُنکو اُنکی باغی فطرت سے کون بچائیگا ؟
وہ یہ بھی نہیں پُوچھتے کہ میں اللہ کی راہ میں سچا مُسلمان کیسے بن سکتا ہوں
اور نئی تخلیق کیسے حاصل کر سکتا ہوں
وہ اِس عورت کی مانند ہیں
جو کسی قسم کی ندامت محسوس نہیں کرتے کہ وہ خدا کے سامنے ہیں،
ایک ایسا خدا جو آپکو آپکی گناہگار فطرت میں جانتا ہے۔
اور نہ صرف آپکے گناہگار ہونے کی حد تک بلکہ
ایسا خدا جو آپکو ایک نئی پاک فطرت دینا چاہتا ہے،
وہ جس کے پاس آپ کیلئے گناہ نہ کرنے کا پُر اثر ارادہ مع
ایک ابدی رُوح کے جو آپکو ایک محبت بھرا ضمیر عطا کرتی ہے، موجود ہے

might speak of God in passionate terms
as she might speak of her husband,
but her rebellious heart was always sneaking off
after that which really excited her.
No, it was no part of her religious experience
to ever feel caught in shame before the believers
or to feel guilty of sin before God.
Her reasoning was that she was no worse than any one else.
Besides, she thought, couldn't she always do good
to counterbalance her sins?
She never thought of herself
as having a "fallen nature."
And since God did not seem close at hand
to catch her in this treacherous state,
this adulterous nature,
this unregenerate whorish heart,
she never felt a guilty dissatisfaction
with her own unspiritual self.
Nor did she ever feel a burning need
for a clean, new creation nature.

Just a bit more religion would do the trick, she thought.
For when she was with her co-religionists
involved in religion,
she could see she seemed to be at least
as good as those who did
her same supposedly merit-earning religious rituals.

Some people have no sense of shame.
They do not ask the question,
"Who can rescue me from this rebel nature?"
They do not ask,
"How can I become a *muslim* (true submitter) to Allah
and receive a new creation nature?"
They are like this woman,
without a sense of being caught in shame before a holy God,
a God who finds you guilty in your very nature,
not just in your sins
—a God who wants to give you a new holy nature,
one that has an effecting will not to sin;
with his Eternal Spirit giving you
the tender conscience of His Word.

لیکن آپ یہ کہیں گے : "میں اُس عورت کی طرح نہیں ہُوں
میں نے زنا نہیں کیا۔
مجھے ایک نئی فِطرت کی ضرورت نہیں ہے۔"
کیا آپ نے کبھی کسی دوسرے اِنسان کو شہوت بھری نظروں سے دیکھا ہے ؟
آپکو اِس بات کا پتہ نہیں ہے
کہ ایسی نظریں
ایک زناکار دِل سے اُبھرتی ہیں ؟
کیا آپ نہیں جانتے کہ خدا آپکو
ایک نیا دِل دینا چاہتا ہے،
ایسا دِل جو گناہ کے تصوّر سے بھی کانپتا ہے،
ایک ایسا دِل جِسکا اللہ تعالیٰ خود رکھوالا ہے ؟

اپنی غیر رُوحانی ذات سے، جو مذہب کا لبادہ
اوڑھے ہُوئے ہے، مطمئن ہونا چھوڑ دیں۔
کیا آپ نہیں جانتے کہ آپکو نئی تخلیق بننا ضروری ہے ؟

وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ذریعے ایک نئی مخلوق بنے بغیر
محض ثواب حاصل کرنے کیلئے مذہبی رسُوم میں حصہ لیتے ہیں،
اور وہ یہ سوچتے ہیں کہ شاید وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر رہے ہیں،
اُنکو ہمیشہ کیلئے ایک بہت بڑا دھچکا لگنے والا ہے۔
کیونکہ ایسے مذہبی لوگوں کی بابت اُس نے کہا ہے : "یہ نفرت انگیز ہیں۔" (۶۱)
اگر آپکی راستبازی ایسے لوگوں سے بڑھکر نہ ہو
آپ کبھی بھی اللہ تعالیٰ کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں۔ (۶۲)

کیونکہ خدا وفا کا عہد باندھنے والا خدا ہے۔
ایک وفادار اور پاکیزہ شوہر،
لیکن وہ لوگ جو نئی تخلیق نہیں ہیں
اور محض مذہبی ہیں
وہ خدا کے نزدیک زناکار دِل رکھنے والے ہیں جو جہنم کے لائق ہیں۔
اُنکی فِطرت اُس سرکش بیوی کی مانند ہے جس نے خدا کے غضب کو للکارا۔
کیونکہ گندھک اور آگ کی جھیل
ایسے لوگوں کیلئے وقف ہے :
ایسے لوگ جو ایماندار ہونے کا دعویٰ تو کرتے ہیں
لیکن ستائے جانے کی صورت میں بیزار پائے جاتے ہیں،
جو سچی گواہی تھامنے کے لئے اعتبار کے قابل نہیں ہیں،
وہ جو اخلاقی اعتبار سے غلیظ ہیں
یا نفرت انگیز حد تک بُتوں کے مجاری ہیں،

(۶۱) یسعیاہ ۱: ۱۳
(۶۲) متی ۵: ۲۰

But you say, "I am not like her.
I don't commit adultery.
I don't need a new nature."
Have you ever looked with lust at another person?
Don't you know that such looks
come out of an adulterous heart?
Don't you know that God wants to give you
a new spiritual heart,
one that recoils in revulsion at even the thought of sin,
a heart where the mind of Allah Himself is mindful?

Stop being satisfied with your unspiritual self
disguised under robe upon robe of religion!
Don't you know that you too must become a new creation?

Those who do supposedly merit-earning religious rituals
without a new creation nature from Allah,
and think they are pleasing Allah,
are going to be eternally surprised.
Somewhere He has called
such religious people "an abomination." [61]
Unless your righteousness exceeds people like this,
you will not enter the Kingdom of Allah. [62]

For God is a covenant-loyal God,
a faithful and a holy husband,
but the people who are not a new creation
and are merely religious
are to Him those who have an adulterous heart worthy of hell.
They have the nature of a rebellious wife that makes God angry.
For the burning lake of hell fire and brimstone is reserved for these:
those who claim to believe but who are offended when persecution comes,
those who are untrustworthy in holding forth the true witness,
those who are morally unclean in any way or detestably idolatrous,

---

61 Isaiah 1:13
62 Matthew 5:20

وہ جو سفاکانہ نفرت اپنے دِلوں میں پالتے ہیں،
وہ جو نفسانی جمود کا شکار ہیں
یا ایسے جنسی تعلقات میں ملوث ہوتے ہیں
جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ممنوعہ قرار دیئے گئے ہیں۔
جو جادو منتر میں ملوث ہیں
مذہب اور پوشیدہ بھیدوں کو تنزل کا شکار بناتے ہیں،

وہ حریص بُتوں کے پجاری جو جھوٹے نبیوں سے مشورہ کرتے ہیں،
وہ جو زندہ نہیں اور سچ نہیں بولتے۔ (مکاشفہ ۲۱ : ۸)
خدا گناہگاروں کو جہنم میں اذیت پہنچانے سے خوش نہیں ہوتا
اور نہ ہی ایک سچا رسول
گناہگار کی موت سے خوش ہوتا ہے۔
آنسوؤں کے بغیر ان باتوں کے بارے واعظ کون کر سکتا ہے؟
لیکن حقیقت یہ ہے کہ اِنکا پرچار ناگزیر ہے۔
کیونکہ کوئی بھی تباہی سے کیسے بچایا جا سکتا ہے
اگر خدا کے زندہ اور ابدی کلام کے بارے میں
اُنکو نہ بتایا جائے کہ وہ نئی مخلوق بن کے نئی فطرت حاصل کریں؟

مہربانی سے سمجھنے کی کوشش کریں کہ نیت
یہ نہیں ہے کہ کسی کو کمتر بنایا جائے،
لیکن یہ کہ ہر اک کو جگایا جائے اور ہر اک کو،
آنیوالی اذیت اور غضب سے مخلصی دلائی جائے۔
ہم ہر اک کے ساتھ عزت اور انکساری کا برتاؤ کرتے ہیں
اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہر شخص میں، کم ظرف ترین اِنسان میں بھی،
اللہ کی شبیہ کے کچھ نقوش باقی ہیں۔ جو پوری طرح زائل نہیں ہوئے۔
خدا تعالیٰ کی خوبی کی چمک، ہر اِنسان میں جسے اُس نے بنایا،
کسی نہ کسی حد تک روشن ہے۔
جسکی وجہ سے وہ جواب دہ ہے جبکہ وہ
خدا کا کلام سنتے تو ہیں،
لیکن ماننے سے اِنکار کرتے ہیں۔

ہم ہر اِنسان کی عزت کرتے ہیں
کیونکہ جانتے ہیں کہ کلام اللہ نے خود سوچا
کہ ہر رُوح اِس لائق ہے کہ اُس کے لئے جان دی جائے
اور وہ (کلام اللہ) خدا کے دہنے ہاتھ سربلند ہُوا
جہاں پر وہ ہماری اجتماعی دُعاوں کا مختارِ کُل ہے۔

ہمارا امام ہے
جو چنیدہ لوگوں کیلئے شفاعت کرتا ہے
اور ہم اُس اِنسان کی شان میں کیسے گستاخی کر سکتے ہیں
جسکے لئے ہمارا امام، عیسیٰ یعنی کلام اللہ،
خود شفاعت کر رہا ہو؟

those with murderous hatred in their hearts,
those who are sensually fixated or practice sex disallowed by Allah,
those involved in magic charms, degraded religion or the occult,
those who are covetously idolatrous or consult false prophets,
those who do not live and tell the truth. (Revelation 21:8)

God takes no pleasure in the torment of the wicked in hell,
and neither does a true prophet
take pleasure in the death of the wicked.
Who can preach these things without tears?
Yet they must be proclaimed,
for how can any be saved from destruction
without a new creation nature spoken into existence
by the living and eternal Word of Allah?

Please understand that the intention
is not to demean anyone,
but to awaken everyone and see everyone delivered
from the coming fury and the anguish that is forever.
We treat all people with reverence and humility,
and we discern in them some vestige of the image of Allah,
not entirely faded, even from the vilest.
For a glimmer of the goodness of the God who made him
still shines from every man,
making all accountable when,
even though they hear,
they refuse to obey the Word.

We treat all people with reverence,
knowing that the Word of Allah himself
thought every soul worth dying for
and has ascended to the right hand of God
where He is the universal Leader
of our congregational prayers,
our *Imam* (Leader),
who makes intercession for the elect.
And how can we be irreverent toward one
about whom our *Imam*, Isa the Word of Allah,
may Himself be interceding?

خدا کے فہم اور طاقت کی دولت
کسقدر عظیم ہے!
ہمارا خدا بھسم کر دینے والی آگ ہے!
جیسے کہ اُسکی نجات کی کوئی حد نہیں
اسی طرح گناگاروں کی عدالت کرنے کو اُسکے غضب کی کوئی انتہا نہیں!

اگر آپ خدا کے حضور کسی خطا اور ندامت کا قطعی احساس محسوس نہیں کرتے،
نہ صرف اُن گناہوں کیلیئے جو آپ سے سرزد ہُوئے
بلکہ اسلیئے بھی کہ آپ فطری طور سے گناہگار ہیں۔
تو پھر آپ یقین کرلیں
کہ آپ اوپر سنائی گئی سچی کہانی میں اُس عورت کی مانند ہیں۔
آخر کیوں؟
کیونکہ وہ بھی یقیناً آپ ہی کی طرح محسوس کرتی ہے،
یعنی خدا کے حضور گناہ اور خطا کا احساس ندارد۔
کیونکہ اُس کے لیئے ثواب بخش مذہبی رسُومات ہی کافی ہیں،
اور اُسکا دماغ شریر ہے اور اُسکا ایمان ناقص،
جس نے اپنے محبت بھرے ضمیر کو، جو
ابدی رُوح عطا کرتی ہے، مار ڈالا۔
وہ اپنے ہی گمان میں سوچتی ہے کہ جیسے چاہے زندگی گذار سکتی ہے
یعنی نئی فطرت کے بغیر،
اور مسلسل معاف کر دی جائیگی
کیونکہ وہ چند مذہبی قوانین کی پاسداری کرتی ہے،
لیکن خود غیر نجات یافتہ اور سرکش حالت میں رہتی ہے۔

کیا آپ اُسکی طرح بنیں گے؟
شرم و ندامت سے عاری
بغیر اس احساس کے کہ آپکو نئی فطرت کی ضرورت ہے؟
وہ سوچتی کہ موت کے وقت اللہ تعالیٰ اُس سے خوش ہوگا
لیکن اُس روز کا انجام وہ نہ ہوگا جو وہ سوچ رہی ہے۔
وہ اندھیروں میں ڈوبا ہُوا ایک دِن ہوگا نہ کہ ایک روشن دِن۔
یہ فریب خوردہ عورت سوچتی ہے کہ وہ اپنی زندگی کی مالک ہے
اور وہ چند مذہبی قوانین کے مطابق جی سکتی ہے۔
(جنہیں وہ وقتاً فوقتاً پوشیدگی میں توڑ بھی دیتی ہے)
اور وہ اپنی ذات میں خوش ہے،
اور اُن قوانین سے جن کے ساتھ وہ زندگی گذارنے پر اتفاق کرتی ہے،
اور اُس زندگی سے جو اُس نے اپنے لیئے بنا رکھی ہے،
یا اُس زندگی سے جو اُس نے اپنے لیئے ڈھونڈھ رکھی ہے۔

لیکن جو کوئی اپنی زندگی بچا لیتا ہے
وہ اسے کھو دیتا ہے ۔

Oh the depth of the riches
both of the wisdom and power of God!
Our God is a consuming fire!
As His salvation is endless
so is His just judgment of torment for the wicked!

If you feel absolutely no shame or guilt before God,
not just because of the sin you have done,
but because of the sinner you are by nature,
then you may rest assured
that you are like the woman in this true story.

Why?
Because she feels exactly like you,
without shame or guilt before God.
For her, merit-earning religious ritual is enough,
because she has a corrupt mind and counterfeit faith,
having seared the tender conscience
the Eternal Spirit would give her.
She presumptuously thinks she can live any way she wants,
without a new nature,
and be continually forgiven as
she salutes a few religious rules
yet remains in her unregenerate, rebellious state.

Are you going to be like her?
—Not guilty or shameful enough
to feel the need for a new creation nature?

She thinks Allah will be pleased with her when she dies.
But that day will not mean what she thinks.
It will be a day of darkness and not light.
This deluded woman thinks her life is her own
to do with according to a few religious rules
(which she secretly breaks from time to time)
and she's very happy with herself
and with the rules she agrees to go by
and with the life she has made for herself,
with the life she has found for herself.

But whoever finds his life
will lose it;

اور جو کوئی اپنی زندگی کھو دیتا ہے
اور نئی تخلیق کردہ فطرت کا پھل حاصل کرتا ہے
وہ اپنی زندگی پھر پالیگا،
اور وہ ابد تک اسکے پاس رہیگی۔

کیا خاوند کی غیرت کا تقاضہ یہ نہیں ہے
کہ اس زناکار عورت کو سزا دی جائے ؟

کیا پھر اسکو اسکے حال پر چھوڑ دیا جائے، اور
اسے سوچنے دیا جائے کہ خدا اسے نہیں دیکھ رہا،
جب کہ ایک مردِ خدا نے اسے
مافوق الفطرت طریقے سے یہ بتایا کہ

اللہ تعالیٰ اسے دیکھ سکتا ہے ؟
کیا ایسی سرکش جہالت آپکو طیش نہیں دلاتی ؟
خدا نے اسے کئی سال عطا کئے کہ وہ توبہ کرکے تبدیل ہو،
لیکن اس نے اسکے صبر اور تحمل کو ناچیز جانا،
اس حقیقت کو اپنانے سے انکار کیا کہ
خدا کی بھلائی کا مقصد ہے کہ اسکی توبہ کی طرف راہنمائی کرے۔
وہ سوچتی ہے کہ شاید خدا اسکی طرح ہے۔
لہذا وہ سرکشی کے عالم میں،
اپنے بے سمجھ عاشقوں اور اپنی لاتعداد زناکاریوں کے ساتھ،
خدا کی غیرت کا امتحان لیتی ہے،
وہ مسلسل طور پر، نہ صرف اپنے خاوند کے گھر کو،
بلکہ اپنے باپ کے گھرانے کو،
یہانتک کہ خدا کے گھرانے کو بھی رسوا کرتی ہے۔
وہ اور اسکے عاشق ایسی نسل ہیں جن سے خدا کو نفرت ہے۔
یہ آدم کے ایک ہی قسم کے لعنتی بچے ہیں۔
پہلا آدمی اور اسکی بیوی شیطان کی طرف راغب ہوئے اور اپنی ہی
غلط خواہشوں میں گھِر کر شیطان سے ورغلائے گئے

جب اُنہوں نے شیطان کے جھوٹ پر اعتبار کیا
کہ کلام اللہ غلط ہے۔
جب اُنہوں نے اللہ تعالیٰ اور کلام اللہ کے خلاف
اپنے دِلوں کو سخت کیا
تو اُنہوں نے اپنے اندر ایک گناہگار نسل کو جنم دیا۔
جب اُنہوں نے اُسکے کلام کے خلاف سرکشی دکھائی
یہ سوچتے ہوئے کہ اُنکا علم خدا سے بڑھ کر ہے
تو وہ اُسکی شبیہ کے جلال سے محروم ہو گئے۔
اور اب اِنسانی نسل،
گو کہ صرف بولنے کی حد تک مذہب کی تائید تو کرتی ہے،
لیکن ناراستی، جنگ و جدل، بحث و تکرار، قتل و غارت، بد چلنی،

Whoever loses his life
and receives the gift of a new creation nature
will find his life again
and keep it for eternity.

Does not the very honor of the husband
require that this adulterous woman
should be punished?
Or should she be allowed
to go on like this,
smugly thinking God does not see her,
even when a man of God
supernaturally tells her that God can see her?

Does not such ignorant stubbornness make you angry?
God has given her *years* to repent and reform,
but she has abused His patience and tolerance,
refusing to own up to the fact that His goodness
is meant to lead her to repentance.
She thinks God is like her,
and so she defiantly puts God's honor to the test.
With her brainless lovers and her inexhaustible adulteries,
she continually brings dishonor
not only on her husband's house
but also on her father's household,
and even on the household of God.

She and her lovers are a brood that God detests.
They are one-of-a-kind with the accursed children of Adam.
The first man, Adam, and his wife
were attracted and satanically seduced
by their own wrong desires when they believed Satan's lie
that the Word of Allah is error.
When they hardened their hearts against Allah and His Word,
they gave birth to a breed more wicked than themselves.
When they rebelled against His Word,
deciding they knew more than God,
they fell from the glory of His likeness.
Now the human race,
although it pays lip service to religion,
is steeped in unrighteousness, war, wrangling, murder,
depravity, maliciousness, arrogance, self-seeking,

بغض رکھنے، غرور وتکبر، خود پرستی، گالی گلوچ، اور ہر قسم کے فریب،
کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی ہے
۔۔ سانپوں کا ایسا گروہ جو سانپوں کے گرد ہی لپٹا ہوا ہے!
اور ان کے راہنما ان زہریلے سانپوں کے بل میں بدترین سانپ ہیں!
اُنہوں نے خدا کی محبت کے خلاف اپنے دل سخت کر رکھے ہیں،
اور اُنکا شرارت بھرا غرور، گناہ کی ندامت کے احساس کو کاٹ کر رکھ دیتا ہے۔ گناہ؟
جس میں اُنکے دل و دماغ پنپتے ہیں!
بھیڑوں کے لباس میں خونخوار بھیڑیے،
یعنی مذہبی اُستاد
جو بے معنی خواب اور جھوٹے کشف کی تشہیر کرتے ہیں
اور خدا کی بھیڑوں کی گمراہی کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔
اور ایسا کرنے میں ہی اطمینان نہیں پاتے
بلکہ سچے چرواہوں کو ستاتے ہیں اور
سفاکانہ طریقہ سے چھوٹی بھیڑوں کا گوشت کھا جاتے ہیں
اور اُنکے گھر کاٹ ڈالتے ہیں۔
کیا اُنکو یہ علم نہیں کہ خدا لوگوں سے محبت کرتا ہے؟
اور وہ یہ چاہتا ہے کہ لوگ اُسے جانیں
اور یہ جانیں کہ اُسکی اطاعت کرنے سے وہ کیا بن سکتے ہیں!
کیا یہ چمکدار مذہبی بھیڑیے خدا کو جانتے ہیں
یا پھر خدا کو جاننے کی خواہش رکھتے ہیں؟
قطعی نہیں!

بلعام کے گدھے کی طرح
وہ ایک فرشتے کو دیکھتے ہیں اور ایک پیغام دیتے ہیں۔
اور حتیٰ کہ اگر کوئی آدمی جس کو صرف ایک عورت کی حمایت حاصل ہو
اپنے آپ کو مسیح کا رسول قرار دے،
تو یہ بھیڑیے بہت جلد اُس کے دوست بن جاتے ہیں
اور اُس کے گُن گاتے ہیں،

اور ہر اُس شخص کو مار دینا چاہتے ہیں
جو اُس کے اپنے ہی قصائی بننے کے اختیار سے اختلاف کرے!
یہ جھوٹے نبی ایک جھلملاتا کلام پیش کرتے ہیں
ایسا کلام جو کانوں کو گدگداتا ہے
بلا خون کلام
جو بچا نہیں سکتا۔
اِس غیر نجات یافتہ نبی سے زیادہ بدکار اور کون ہو سکتا ہے
جو کہ نجات کا راستہ نہیں دکھا سکتا؟
یہ خود تو اُس رستے کو مُڑ نہ کریں گے،
لیکن یہ قصاب، بغیر کسی ملامت کے بغیر،
اپنے ہی لوگوں کا خون بہانے سے نہیں کتراتے،
اور اُس سے بڑھ کر یہ کہ یہ ایسا خدا کے نام میں کرتے ہیں!

vile speech, and treachery of every sort
—a community of snakes coiling around snakes!
And the leaders are the worst vipers in the pit!
They have hardened their hearts against the love of God,
and their wicked pride shuts up all remorse for their sin.
Sin? Their minds are always enterprising in it!
Fierce wolves in sheep's clothing,
the religious teachers
publish empty dreams and lying visions
that lead the Lord's lost sheep astray.
Not content with that,
they persecute the true shepherds
and murderously eat the flesh of the little lambs
and tear off their hoofs.
Don't they know that God loves people?
God wants all people to know who He is
and who they can become as submitters to Him!
Do these sleek religious wolves know God
or even care to know Him?
They do not!

Like Balaam's ass (that donkey prophet),
they see an angel and give a message.
And if even a man supported by a woman declares himself
to be *the* Messianic Prophet,
these wolves will become his fast friends
and sing his praises,
and want to kill anyone
who disagrees with their authority to be his butchers!
These false prophets preach a tinsel word,
an ear-tickling word,
a bloodless word
that cannot save.

Who is more wicked than the unregenerate prophet
who will not tell the way to regeneration?
They themselves will not venture out into the breach,
yet these butchers pour out the blood
of their own people without a qualm
and even dare to do this in the name of God!

کیااِن زانی ریاکاروں کو بھی، جو نا قابلِ اعتبار
ریاکار راہنماؤں کی پیروی کرتے ہیں
اُن ہی کی طرح نادم اور شرمندہ نہ کیا جائیگا؟
کیا اللہ تعالیٰ کی غیرت کا تقاضہ یہ نہیں ہے
کہ اِس نمائشی نسل کو
جہنم میں پھینکا جائے؟
یقیناً، ایک جھوٹے کشف دیکھنے والا سرکش رسول
اور تمام سرکش دِل رکھنے والے
جو جھوٹ سننا پسند کرتے ہیں
اکٹھے جلائے جائیں گے۔
ایک اندھیروں میں ڈوبی ہوئی نسل!
ہم ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں،
اور جیسے ہی وہ جواب دیتا ہے ہم اُسے بھول جاتے ہیں،
تیز رفتاری سے ملنے والی برکات
کا اِستقبال ہم اپنے ہی غرور میں کرتے ہیں۔

وہ ہمیں بڑے بڑے نشان اور عجائب دکھاتا ہے،
لیکن رُوحانی طور سے اندھے لوگ
اپنے آپ سے ہی زیادہ متاثر رہتے ہیں۔
دنیا کے اے بے مقدور راہنماؤ! خبردار رہو،
سرکشوں پر حکمرانی کرنے والے سرکشو:
اللہ تعالیٰ کے کلام کی اطاعت کرو،
اور اُسکے موت کو فتح کرنے والے پاؤں کو چومو
اور جسقدر بھی بڑی بغاوت تم اُسکے خلاف کرتے ہو
اُسکے غضب کی آگ کے شعلوں کو
تم کبھی بجھا نہ پاؤ گے۔
کیونکہ اللہ تعالیٰ کا غضبناک غصہ غیر متقی آدمیوں
پر، جو اپنی ناراستی کے باعث سچ کو دبا دیتے ہیں،
آسمان سے ظاہر ہو چکا ہے۔
یہ خدا کے دشمن دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ خدا کی خدمت کرتے ہیں،
لیکن سچائی اور مذہب کے نام میں،
یہ بذاتِ الحق کو صلیب دیتے ہیں،
اور اگر ممکن ہو تو وہ الحق کو ہمیشہ کیلئے دبا دینا چاہتے ہیں،
لیکن ایسا ممکن نہیں ہے،
کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی سچائی کو،
موت، جہنم اور سفاک جھوٹے نبیوں کے خلاف فتحمند کیا۔

Will the adulterous hypocrites who follow them
not be made as guilty and ashamed
as the treacherous hypocrites who lead them?
Does not the very honor of Allah
require that this pretentious brood
all be thrown into hell?
Yes, a rebel prophet with a lying vision
and all the rebels at heart
who love to listen to lies
will burn together.

A darkened race!
We cry out to Allah when in need,
but we forget Him as soon as He answers,
greeting His speedy abundance
with our not-long-in-coming pride.
He shows us great signs and wonders,
but the spiritually dense
are more impressed with themselves.

Be warned, you impotent leaders of the world,
you set of rebels ruling rebels:
submit to the Word of Allah
and kiss His death-conquering feet
or, despite the massive mutiny you mount against Him,
the blast of His anger will be a flame
you can never put out.

For the furious anger of Allah
has been revealed from heaven
against all the ungodliness of men
who hold the truth down
in their unrighteousness.
These enemies of God claim to serve Him,
but in the name of truth and religion
they crucify *al-Haqq* (the Truth) Himself
and, if possible, hold Him down forever
—but it is *not* possible, because Allah himself
has raised His Truth triumphant
over death, hell and murderous false prophets!

ایسے جھوٹ بولنے والے جہنم کے مُنہ کو کشادہ کرتے ہیں
تاکہ اُنہی جیسوں کو ہڑپ کر جائے،
اور وہ زمین پر خدا کا کلام سننے کے
قحط کا باعث بنتے ہیں
اللہ تعالیٰ آدم کی پوری نسل سے غضبناک ہے
اُس نے اپنے کلام کو مقرر کیا کہ
آدم کی لعنتی اولاد کو تباہ کرے، اور
اپنی راستی میں اُنکو ہلاک کرنے کیلئے علیحدہ کر لیا ہے۔

کیا آپ اِس بات سے غافل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حکم جاری کیا
کہ تمام اِنسانی نسل کو ہلاک ہو کر دوبارہ زندہ ہونا ہے ؟
کیا اِس بات سے بھی واقف ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے
خود اِس فرمان کو جاری کیا ہے ؟
پرانی اِنسانیت کو اللہ تعالیٰ نے برہنہ حالت میں کیلوں سے گاڑ کر مرنے دیا
اور نئی اِنسانیت کو اپنے جلال کے لباس میں مُردوں میں سے جِلایا
گناہگار مُردہ اِنسانیت کیلئے موت کا فرمان
اور جلالی پاکیزہ اِنسانیت کیلئے زندگی کا فرمان
عیسیٰ المسیح، کلام اللہ کے ذریعے جاری ہُوا!
کیا آپ جانتے ہیں کہ الحق آیا
کہ سچ بھر سچائی کی گواہی دے ؟
ایک رومی گورنر (پلاطوس) جس نے حضرت عیسیٰ (یسوع)
کو عدالت کیلئے کھڑا کیا، اُس سے پُوچھتا ہے،
"سچائی کیا ہے ؟"
اِس گنہگار روح کو یہ معلوم نہ تھا کہ در حقیقت وہ خود
اور اُس جیسی تمام نسل عدالت کیلئے کھڑی ہے،
جن پر عیسیٰ یعنی کلام اللہ اپنے خون و گوشت کی قربانی دے کر
روزِ قیامت لائیگا۔
پھر کس طرح خدا نے اپنا غضب ظاہر کیا؟
خدا نے اپنا بھڑکتا ہُوا کلام بھیجا

کہ وہ ایک دِن ہمیشہ کے لئے
اذّیت میں مبتلا گنہگاروں کو اپنے حضُور سے ہٹا دے :
خدا نے اپنا جلتا ہُوا خالص اور گناہ سے منّزہ کلام،
ایسے جسمانی بدن کی صُورت میں جیسا کسی گنہگار کا بھی ہو سکتا ہے،
اِس گری ہُوئی گنہگار دنیا میں بھیجا۔
تاکہ وہ مِلا ہماری گرِی ہُوئی جسمانی فِطرت
کو مجرم ٹھہرائے۔
اور تمام نسلِ اِنسانی کو مجموعی طور پر

موت کے گھاٹ اتار دیا
اور کلام اللہ کی نئی تخلیق کردہ ملت کے ساتھ بدل دیا

Such liars widen the mouth of hell
to gulp those like them down the more,
and so they cause in the land
a famine of hearing the true Word of Allah.
Allah is angry with the whole race of Adam.
He has vowed such accursed children of Adam
to His Word for destruction
and marked them down to His Truth for public execution.

Are you ignorant that Allah decreed
the death and rebirth of the whole human race?
Did you not know that the Word of Allah Himself
brought the decree?
The old race Allah nailed up naked and dying
and the new race He raised up clothed in glory.
The decree of death to the sinful dying race
and decree of life to the glorious holy race
came through the Word of Allah Isa al-Masih!
Did you not know that *al-Haqq* (the Truth)
came as Truth to bear witness to the Truth?
A Roman governor (Pilate) who put Isa (Jesus) on trial
asked him,
"What is Truth?"
This wicked soul did not know it was *he* who was on trial
and it was the whole brood of such as he
that Isa the Word of Allah would doom
in His own sacrificial flesh.

How, then, has God revealed his anger?
God sent His flaming Word
who will one day finally
remove the anguished wicked from His Presence;
God sent His burning, pure and sinless Word
into our fallen and wicked world
in a body as physical as any sinful body,
in order to publicly condemn
our fallen nature in the flesh.
God thus summarily put to death
the race of Adam,
and has been replacing it
with the new creation *ummah* (community)
of the Word of Allah,

اُنکے ساتھ جو نئے ایماندار ہیں،
جو سنتے ہیں، یقین کرتے ہیں اور توبہ کرتے ہیں
اور رُوحانی طور پر دوبارہ عیسیٰ یعنی کلام اللہ جیسی ایک نئی
پاکیزہ فطرت کے ساتھ پیدا کیئے گئے ہیں۔
کیونکہ خدا کسی کی ہلاکت نہیں چاہتا۔
خدا نسلِ آدم کو یہ موقع فراہم کرتا ہے
کہ وہ اپنی ایمان سے عاری زندگی میں مر جائیں
اور کلام اللہ کی اِک نئی پاکیزہ زندگی میں
دوبارہ زندہ کیئے جائیں۔

تمام نسلِ اِنسانی کا مر کر دوبارہ زندہ ہونا
کیونکر ضروری ہے؟
خدا ہماری گنہگار سرشی کو بغیر سزا کے کیسے چھوڑ سکتا تھا؟
اُسکی غیرت اِس بات کی اجازت نہیں دیتی۔
اُسکے اِنصاف اور غیرت کا تقاضہ ہے کہ گنہگار کو سزا دی جائے
اور اُنکو موت کے گھاٹ اتارا جائے
جنھوں نے اُسکی پاکیزگی کے خلاف گناہ کیا۔
لیکن خدا دنیا سے محبت کرتا ہے
وہ اُس خاوند کی طرح ہے جس کا دِل ٹوٹ چکا ہے
لیکن پھر بھی وہ اپنی بے وفا بیوی کو اپنے پیار سے واپس لانا چاہتا ہے،
خدا کسی بھی حالت میں اپنی مخلوق کی تباہی نہیں چاہتا
پس اپنے ایک ہاتھ کی ہتھیلی کھولکر
تو وہ آسمانی مصالحت کرنا چاہتا ہے
اور دوسرے ہاتھ کے مکے سے
جہنمی انتقام کے لئے دھمکاتا ہے،
خدا اِس زناکار دنیا میں آتا ہے

کہ اُسکا فیصلہ جان سکے:
کہ آیا یہ دنیا اُسکو اجازت دیگی
کہ خدا اُسے نئی تخلیق بنا کر عزت کے ساتھ
وفاداری کا اور اطاعت شعاری کا عہد باندھ کر واپس لیجا سکے،
وہ گناہ جس کی سزا موت ہے اور خون کا قرضہ سب معاف کر دے۔
اُس نے اپنے کلام یعنی باعزت دُلہے کو اِس دنیا میں بھیجا
کہ وہ ہماری اِنسانیت کا جامہ اوڑھ کر
کُل گنہگار نسلِ اِنسانی کے لئے اللہ تعالیٰ کے جاری کردہ
موت کے فرمان کو پورا کرے۔
اور یوں اللہ تعالیٰ کی عظمت قائم ہُوئی۔

as each new believer
hears, believes, repents,
and is spiritually born from above to have a holy nature
like that of Isa the Word of Allah.
For God is not willing that any should perish.
God is holding open the opportunity
for many to die
to their faithless life in Adam's race
and to come alive
to their pure and holy new life
in the race of the Word of Allah.

Why is the death and rebirth of the whole race of Man necessary?
God could not let our sinful will go unpunished.
His honor could not allow it.

His justice demanded punishment
for our wickedness
and his honor demanded death
for our sin against His holiness.

However, God loves the world
and, like a heart-broken husband of an adultress
wooing back his faithless wife,
God by no means wants to destroy His creation.
So with an open palm of heavenly reconciliation
held out in the one hand,
and with a fist of hellish reprisal
threatening in the other,
God comes to this adulterous world
to get her decision:
will she or will she not
let Him make her into a new creation
and take her back honorably,
in covenant faithfulness and loyalty to Him,
her death-deserving sin and its blood debt paid.
He sent the Bridegroom of His Honor, His Word,
to enrobe Himself in our humanity
and to serve the death warrant of Allah
on our sinful race.
This was to save the honor of Allah.

اور پھر اُسکا کلام دوبارہ زندہ ہُوا
تاکہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کا،
جو اُس نے نئی معاف کی گئی اِنسانیت کے ساتھ کیا،
جنہوں نے اپنے پرانے گنہگار دِل ودماغ چھوڑ کر
عیسیٰ کا سا دِل ودماغ حاصل کیا ہو،
اور وہ رُوحانی طور پر اُسکے ساتھ زندہ کیے گئے ہوں،
صالح بن سکے۔
ایسا اِسلیئے کیا گیا کہ ایمانداروں کی عزت قائم رہے۔
اُس ابدی کلام اللہ یعنی عیسیٰ کے لیئے اللہ تعالیٰ کی حمد ہو!
کہ وہ سب جو کلام اللہ کے تابع ہونا چاہتے تھے
ایک بابرکت مستقبل یعنی نئی مخلوق بن کر اللہ تعالیٰ کے سچے اطاعت گذار بن جائیں
اور اُنکے گنہگار ماضی کا بوجھ باعزت طریقے سے اتار دیا جائے۔
اگر اللہ تعالیٰ کا وقار
یا اللہ تعالیٰ کے حضور آپکا وقار
آپ کیلیئے کچھ معنی رکھتا ہو،
تو آج آپ گناہ کے لیئے ایک قسم کی رُوحانی پشیمانی
اور دُکھ محسوس کریں گے جو آپکو اس صحیح راستے پر لے آئیں گے
جو نجات کی طرف لے کر جاتا ہے

آپ ایمان کے ساتھ صرف اُسکو پکار کر ہی
اللہ تعالیٰ کا زندہ کلام حاصل کر سکتے ہیں۔
آپ آج ہی اُسکی عطا کردہ نئی اِنسانیت کا حصہ بن سکتے ہیں۔

لیکن آپ کہتے ہیں،
"میرے ذہن میں تو کئی سوال ہیں"،
آپ نے گناہ پر بڑی تفصیلی بحث کی ہے ؛
اللہ تعالیٰ گنہگاروں کو برداشت کیوں کرتا ہے ؟
اُن کو پنپنے کی اجازت کیوں ؟
کیونکہ حال تو بمُطابق مستقبل کیلیئے
ایک مختصر تیاری کا وقت ہے
گنہگاروں کی ظاہری خوشحالی
درحقیقت اِک لعنت ہے،
کیونکہ وہ دولت کی وجہ سے ابتری کا شکار ہیں
اور آنیوالی عدالت کے لیئے تیار نہیں
لہذا اُنکی "سرفرازی" دراصل اُنکے لیئے تباہی کی چھاپ ہے۔
ہم موت اور ابدی عدالت سے
دِل کی صرف ایک دھڑکن کے فاصلے پر ہیں۔
جب ہم موت سے ہمکنار ہونگے
تو ہمیں معلوم ہو جائیگا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ابدی کلام
کی عدالت کے تخت کے سامنے کھڑے ہیں

Then His Word came to life again
to vouchsafe Allah's promise to a new forgiven humanity
who would leave their old corrupt minds
and receive the mind of Isa
to be spiritually raised to life with him.
This was to save the honor of believers.

Praise be unto Allah for His Eternal Word Isa!
Then, honorably unburdened of their wicked past,
all those who had longed to obey the Word of God
could be given the gift of a blessed future
and, as new creations, could become true submitters to Allah.
If the honor of Allah
or the honor of your own life before Allah
means anything to you,
you can come today to the kind of godly shame
and righteous sorrow for sin
that leads to salvation.
You can receive the living Word of Allah
through faith by calling out to Him now.
You can become part of His new humanity today.

But you say,
"I have many questions.
You have discussed evil at length;
why does Allah tolerate the wicked at all?
Why are they allowed to prosper?"

Since the present is but a brief preparation
for a more demanding future,
the seeming prosperity of the wicked
is really their curse,
in that he who is muddled by money
is ill-prepared for imminent coming judgment,
and so his "prosperity" seals his doom.

We are just one heart-beat away
from death and eternal judgment.
When we die we will become aware
of standing before the judgment throne
of the eternal Word of Allah—the Word who took the judgment
(by his death in our place)

— جو اُس میں ایمان رکھتے،
اور مُردہ مذہبی رسوم کو ترک کرتے ہیں
اُن کی سزا کلام نے اپنے اُوپر لے لی
(ہماری جگہ موت گوارہ کر کے)
جس قدر بھی کوئی شخص گنہگار ہو
جس قدر بھی کوئی اپنی پست حالی میں دھنسا ہو
ایسی حالت جو صرف ابدی عذاب کے لائق ہو
اُسی قدر اُسے بخشش حاصل ہو گی۔

ایمان سے عاری لوگوں کے لئے مسیحا کا رحم

نیچے دی گئی ایک سچی کہانی ہے
جو اللہ تعالیٰ کے ابدی کلام یعنی عیسیٰ المسیح کے
اِنصاف اور رحم پر مبنی پیار کو واضح کرتی ہے:
'صبح ہوتے ہی حضرت عیسیٰ عبادتگاہ میں دوبارہ نظر آئے؛
اور سب لوگ اُن کے پاس آئے
اور وہ بیٹھ کر اُن کو تعلیم دینے لگے
کچھ شریعت جاننے والے اُستاد اور
دیگر شریعت سے تعلق رکھنے والے لوگ
ایک عورت کو اُن کے پاس لائے
جو زنا کے عمل میں پکڑی گئی تھی
اور، اسکو درمیان میں کھڑا کر کے، حضرت عیسیٰ سے کہا،
'اے اُستاد، یہ عورت زنا کے عمل میں پکڑی گئی ہے
اب موسیٰ کی توریت کے مطابق ہم پر لازم ہے،
کہ اِس قسم کی دیگر عورتوں کی طرح اِس کو سنگسار کیا جائے
آپ اِس سلسلے میں کیا کہتے ہیں؟'
اُنہوں نے حضرت عیسیٰ کو آزمانے کے لئے
یہ سوال پُوچھا
تاکہ وہ اُن کو کسی الزام میں گھیر لیں۔
لیکن حضرت عیسیٰ نیچے جھکے
اور اپنی اُنگلی سے زمین پر کچھ لکھنے لگے۔
جب شریعت کے اِن پاسداروں نے اسرار کیا
کہ سوال کا جواب دیا جائے
تو حضرت عیسیٰ سیدھے ہُوئے اور کہا:
'پہلا پتھر وہ مارے
جس نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو۔'
اور دوبارہ جھک کر زمین پر لکھنے لگے۔
جب اُنہوں نے اُنکا جواب سُنا

وہ یہ سُن کر بڑوں سے لیکر چھوٹوں تک
ایک ایک کر کر نکل گئے
جب سب چلے گئے
اور حضرت عیسیٰ اُس عورت کے ساتھ تنہا رہ گئے
انہوں نے سر اوپر کر کے دیکھا اور کہا،
'اے عورت یہ لوگ کہاں گئے؟
کسی نے بھی تجھ پر الزام نہ لگایا؟

of those who have faith in him
and forsake all boasting
in dead religious works.
The more wickedness a man does
and the more reward he seems to acquire from it,
the more lulled he is into being caught
in his wicked condition,
which is a state worthy of eternal damnation.

THE MERCY OF THE MESSIAH TOWARD THE UNFAITHFUL

The following true story
illustrates both the justice and the merciful love
of Allah's eternal Word, Isa al-Masih:
"At daybreak Isa appeared in the Temple again;
and all the people came to him,
and he sat down and taught them.
The legalistic teachers and some members of the legalistic sect
brought a woman along who had been caught committing adultery
and making her stand there in the middle they said to Isa,
'Teacher, this woman was caught
in the very act of committing adultery.
Now in the *Taurat* (Torah) Musa has ordered us
to stone women of this kind.
What do you say about her?'
They asked him this as a test,
in order that they might have some charge
to bring against him.
But Isa bent down
and started writing on the ground with his finger.
And as they persisted with their question,
he straightened up and said,
'Let him who is without sin among you
be the first to throw a stone at her.'
Then he bent down and continued writing on the ground.
When they heard this they went away one by one,
beginning with the eldest,
until the last one had gone and Isa was left alone
with the woman standing before him.
Isa again straightened up and said,
'Woman, where are they? Has no one condemned you?'

عورت نے کہا، "اے خداوند کسی نے نہیں۔"
حضرت عیسیٰ نے کہا، "میں بھی تجھ پر حکم نہیں لگاتا،
جا، پھر گناہ نہ کرنا۔" (۶۳)
کہانی میں بیان کی گئی عورت جانتی تھی
کہ اب موت ہی اُسکا مقدر ہے کیونکہ دو گواہوں (مقرر کردہ تعداد)
نے اُسے زنا کے عمل میں پکڑا تھا،
اور توریت میں اِس کی سزا موت ہے۔
حضرت عیسیٰ اُس عورت کے ساتھ نفرت انگیز برتاؤ کر سکتے تھے
جیسا کہ تمام مرد ایسی صورت میں عورتوں کے ساتھ کرتے آرہے ہیں۔
لیکن اِسکی بجائے اُنھوں نے اُس عورت کو نئی زندگی بخشی اور اُسے اِس قابل کیا
کہ وہ گناہ نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں نئی تخلیق کردہ مسلمان بن جائے۔
یہ تمام لوگوں یعنی مردوں اور عورتوں کے لئے خدا کی مرضی ہے
کیونکہ اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا اور نئی زندگی دینے والا خدا ہے۔

اِس مواد کا لبِ لباب

ابتدا میں خدا نے
سوچا
تخلیقی کلام کے باعث بیان کیا
اور اپنے الٰہی کلام سے پکارا

اور عدمیت سے کائنات خلق کی
اور کسی چیز سے بھی نہیں بلکہ اُسکے کلام سے
گردش کرتے ہوئے ستارے اپنی جگہ قائم ہیں
تمام خلق کی ہوئی چیزوں میں سے اِنسان وہ واحد مخلوق ہے
جس کے پاس کلامِ ناطق و
کلامِ گویائی ہے۔
ایک اِنسانی کلام
۔۔۔جو اپنی رُوح کو دیکھ سکتا ہے۔
کیونکہ اِنسانیت جانوروں کی شبیہ پر نہیں بنائی گئی
بلکہ اللہ تعالیٰ کی اپنی شبیہ پر بنائی گئی ہے۔
جو ہے
ابدی خدا۔ اپنے ابدی کلام کے ساتھ۔ اور اپنی ابدی رُوح کے ساتھ
وہی تو ہے جو سچا خدا ہے۔

اور یہ واحد خدا اکیلا
آدمیت کو ایک نئی تخلیق بناتا ہے
جو اُسکے جلال کو منعکس کرے
کیونکہ وہ اِنسانیت جسے وہ نئی بناتا ہے
وہ آدمی۔ تجدید شدہ عقل اور نئی زندگی پالینے والی رُوح ہے۔

(۶۳) یوحنا ۸: ۱-۱۱

'No one, sir,' she replied.
'Neither do I condemn you,' said Isa.
'Go and sin no more.' " 63
The woman in the story knew that she was as good as dead
because two witnessess (the prescribed number)
had caught her in the very act of committing adultery,
of which the Torah's penalty was death.
Isa could have treated her with loathing,
as men all too often act toward women.
Instead, he gave her new life and enabled her not to sin anymore
but to surender to Allah as a New Creation Muslim.
This is God's will for all people, male and female,
for Allah is the merciful giver of new life.

THIS IS THE CONCLUSION OF THE MATTER

In the beginning God
thought
and by His creative Word spoke.
The divine Word called a universe out of nothing.
And by nothing but His Word
are the revolving stars held together.
Of all the created beings,
man alone has a reasonable word,
an utterable word,
a human word
—and a self-seeing spirit.
For humanity is not made in the likeness of an animal,
but in the likeness of Allah
who is Eternal God with-His-Eternal-Word-and-His-Eternal Spirit.
He it is who is the true God.

And this one God alone
makes mankind into a new creation
that reflects His glory
because the mankind He makes new
is Man-with-renewed-mind-and-regenerated-spirit.

---

63 John 8:1-11

تاکہ جب ہم جئیں، بولیں یا عمل کریں
تو اسکی رفاقت میں کریں۔

نئے تخلیق شدہ مسلمانوں کے لئے راستہ

آخر کار جو انسان
سیدھے راستے پر چلیگا
شیطان کبھی بھی اُسے زیر نہ کرپائیگا
صحیح راستے کا آغاز اللہ تعالیٰ کا زندہ کلام ہی ہے،
نہ کہ وہ کتابچے جن میں عبادت کے صحیح اور راست دستور العمل مفقود ہوتے ہیں
ایک زندہ شخصی کلام جو بھیجا گیا ہو
اور جس میں زندگی ہو
اور کثرت سے ہو
ایک نئے اور زندہ راستے کے ذریعے

جو صرف اور صرف حضرت عیسیٰ کے بے خطا تحریری کلام سے ملتا ہے
حضرت عیسیٰ نے کہا، "میں ہی وہ راستہ ہوں
وہ سچائی اور وہ حیات میں ہی ہوں۔
کوئی بھی باپ تک نہیں پہنچ سکتا
سوا میرے وسیلہ کے۔"
(کوئی بھی دوسرا درمیانی نہیں،
کوئی دوسرا نبی نہیں جو اُس سے ارفع ہو،
آسمان کے نیچے اور کوئی نام نہیں
جس کے ذریعے سے ہم بچائے جائیں۔)
صحیح راستے کا مرکز ایمان ہے
نہ کہ ہماری اپنی راستبازی جو شریعت کے تابع ہو
یا ہمارے کاموں کا نتیجہ
اور نہ ہی ہمارے دینی اعمال و احسان۔

یہ اللہ تعالیٰ کی رُوح کی طاقت ہی ہے
جو ہمیں اُسکے کلام پر ایمان کے ذریعے سے ملتی ہے
کہ ہم اُسکی مرضی کو پورا کریں
اور اُسکی خوشنودی حاصل کریں
جو ہم میں خدا کی راستبازی کو جنم دیتی ہے
اور ایسا ایمان سے ہوتا ہے نہ کہ اعمال سے
مبادہ ہم شیخی ماریں۔

We lose the old rebellious selfhood but not the self.
We lose our old independent identity but not our identity.
We are not swallowed up into religious mysticism.
We need no occultist techniques or exercises to approach Allah.
All we need to do is to repent
and bring every thought captive to obey the Word
by yielding to the power of the Eternal Spirit,
so that the mind that was in Isa al-Masih is in us
as we live and speak and act in inner communion with Him.

THE *TARIQA* (WAY) FOR NEW CREATION MUSLIMS

Shaitan (the Devil) is ultimately not able
to overpower a person
who is on the right path.
The beginning of the right path is Allah's living Word,
not a paper book sent down to be worshipped as a fetish
but a living personal Word sent down
that we might have life
and have it more abundantly
through a new and living *tariqa* (way)
found only in Isa's inerrant written words.
Isa said, "I am the *tariqa* (the right path),
the *haqiqah*, (truth)
and the *hayat* (life).
No one comes to the Father
but by me"
(there is no other mediator,
no prophet who can supercede him,
no other name under heaven
whereby we must be saved).

The center of the right path is *Iman* (right Faith),
not in a righteousness of our own
which is of law-keeping and works,
nor of *din* (religious practice) nor *ihsan* (rightdoing),
but that which is through *iman* (faith) in the Word himself,
who comes to us from Allah in the power of the Spirit
both to will and to do his good pleasure,
effecting in us a righteousness which is of God
by faith and not by works,
lest anyone should boast.

راستے کی ابتدا توبہ سے ہوتی ہے
جس کا مطلب یہ ہے کہ مسلسل اعتراف کریں
اور اُن تمام چیزوں کو ختم کریں جو ہمیں
گناہ کی طرف لے جاتی ہیں
یعنی گنہگار دِل۔
ہم اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں
اور سچائی ہمارے اندر موجود نہیں۔
اگر ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کریں
تو وہ جو سچا اور عادل ہے
ہمارے گناہوں کو معاف کریگا
اور تمام ناراستی دھوڈالیگا۔

تمام اِنسانیت کا جھکاؤ،
جو اللہ تعالیٰ نے فرداً فرداً لاگو نہیں کیا
بلکہ تمام نسلِ آدم نے شخصی طور پر اور آزادی سے
خود اپنے لئے چنا ہے۔
اِس طرف ہے کہ گناہ کریں بے شک ہلاک ہو جائیں۔
لہذا ہمیں اپنے نفس کو مارنا ہوگا۔
ہمیں اپنے اندر اُن تمام چیزوں کو ختم کرنا ہوگا
جو گنہگار فطرت میں حصہ دار ہیں
جیسے کہ پرانی اِنسانیت۔

(ہمیں آدم کی لعنت کی طرف سے مرنا ہوگا)
اور ہمیں خدا کے کلام میں دوبارہ خلق ہونا ہوگا۔
ہمیں خدا کے کلام کی روحانی امت میں
دوبارہ پیدا ہونا ہوگا۔

صحیح راستے کا راز یہ ہے
کہ کلام اللہ،
جو کہ نادیدنی خدا کی شبیہ ہے (کلسیوں ۱ : ۱۵)
عیسیٰ المسیح اِنسانِ کامل بنا
اور موت گوارہ کی کہ ہر فاسق کے قلب کو
گناہ سے پاک کرے
تاکہ ہم اپنی ابدی وراثت کا
نئی تخلیق بن کر یقین کر سکیں
اور روزانہ نئے بنتے جائیں اور کامل کئے جائیں
اللہ تعالیٰ کا یہ بھید عارضی طور پر پوشیدہ تھا
جو اب افشا گیا ہے
کہ عیسیٰ المسیح کُل اِنسانیت کا ماضی حال اور مستقبل ہے۔
جو تصوراتی یا فرضی امید اِنسانوں نے پال رکھی ہے
وہ حقیقت نہیں۔
سوائے اِس بات کے کہ حقیقت در حقیقت
اُسکے مُردوں میں سے جی اُٹھنے میں نظر آتی ہے۔

The beginning of the way through is *tawba* (repentance).
This means continually confessing and putting to death
what is prone toward evil within us,
that is, the *qalb* (heart) of a *fasiq* (sinner).
If we say we have no sin,
we deceive ourselves
and the truth is not in us.
If we confess our sins,
he is faithful and just
to forgive our sins,
and to cleanse us
from all unrighteousness.

The inclination of all humanity
—not individually necessitated by Allah
but nevertheless personally and freely chosen
by all Adam's children—
is to sin and therefore to die.
Thus, we must die to self *(al-Junaid fana)*.
We need to put to death in ourselves that which
shares the same sin-prone nature as the old mankind -
(we need to die to the *umma* , community, of Adam),
and we must be recreated by the Word of God
(we need to be born anew
into the spiritual *ummah* of the Word of God).

The mystery of the right path
is that the Word of Allah
who is the likeness of the invisible God (Col. 1:15),
became *al-Insan al-Kamil* (the Perfect Man) Isa al-Masih
and died a death to cure the guilt
of the *qalb* (heart) of every *fasiq* (sinner),
so that we can become assured
of our eternal inheritance as new creations,
being daily renewed and perfected.

This mystery is Allah's temporary secret
now made publicly known,
that is, that Isa al-Masih
is the past, present and future pattern of mankind,
and whatever utopia or myth men hope for is unreal
except as the real is seen in Him alive from the dead.

راستے کا مرکز
اِنسانِ کامل کی طرف لوٹنے میں ہے۔
جتنے بھی اُسکو پا لیتے ہیں
وہ اُنکو قوت بخشتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے وارث بن سکیں
اور ہم جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا
تو ہم اُس جیسے ہی ہونگے۔
راستے کے اختتام تک پہنچنے کا مطلب یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ کی مکمل اطاعت کی جائے،
اُسکے بیش قیمت اور پاک عشق کا علم رکھیں
جس کے ساتھ اُس نے ہم سے محبت کی
حتیٰ کہ ایسی محبت جو باپ اپنے بچوں سے کرتا ہے۔
یہ ہے وہ محبت جو خدا ہم سے کرتا ہے
وہی پدرانہ شفقت جو اُسکے پاس ابراہیم کے لئے تھی۔
(جس کے پہلے نام "ابرام" کا مطلب ہے "سرفراز کیا گیا باپ")
حضرت ابراہیم خود اِس قسم کے پیار کے ساتھ خدا کی طرف لوٹے
جب اُنہوں نے خدا کی راہ میں اپنے وارث کو قربان کرنے کی
رضامندی ظاہر کی۔

صحیح راستے کا اختتام یہ ہے
کہ اپنے روزمرّہ کے صحیح کام کاج ابدی روح کی
سمت بتانے والی اور تقویت بخشنے والی ہدایت میں کیے جائیں۔
اِس قدم کا مطلب خدمت ہے
جو کہ زور سے نہیں
اور نہ طاقت سے کی جا سکتی ہے
بلکہ اُسکی ابدی روح سے۔

آپ یہ دُعا مانگ سکتے ہیں

"اے اللہ تعالیٰ تو رحم کرنے اور معاف کرنے والا ہے،
میں اعتراف کرتا ہوں اور تیرے کلام سے متفق ہوں
کہ میرا ارادہ گنہگار ہے
اور میں نے گناہ کیا ہے
اور مجھے اک نئے ارادے کی ضرورت ہے۔
میں کلام اللہ پر یقین رکھتا ہوں جو کہ عیسیٰ ہے،

اور تیرے ارادے کا بیان ہے
اور اپنی ابدی روح کی طاقت سے مجھے پاک کر سکتا ہے،
کہ میں اُس جیسا بن سکوں۔
کاش میں اُسکے بیش بہا خون بہانے کو نہ بھولوں
یعنی اُس بچانے والی قربانی کو جو میرے گناہوں
کی سزا کو مٹا دیتی ہے۔

The center of the way through is *inaba* (returning)
to *al-Insan al-Kamil* (the Perfect Man).
To as many as received him (Isa)
to them gave he power to become the heirs of Allah,
and we know that when he shall appear
we shall be like him.

The end of the way through is to submit
in total obedience to Allah
in the *marifah* (knowledge)
of His costly and holy *ishq* (love)
with which He has loved us,
even with the love of a Father.
This is the love God has for us,
the same fatherly love He had for Ibrahim
(whose former name Abram means 'Exalted Father').
Ibrahim himself returned this type of love to Allah
by his willingness to sacrifice to God
his only heir.

The end of the right path
is to daily do the *al-arkan* (right duties)
by the direction and empowering of the Eternal Spirit.
This step is *ubudiyah* (service)
and cannot be done by might
nor by power,
but by His Eternal Spirit.

YOU CAN PRAY THIS PRAYER

"Allah, the merciful and forgiving One,
I confess and agree with your Word
that I have had a sinful will
and have sinned
and need a new will.
I believe the Word of God who is Isa,
is the very expression of your will and can make me pure
as, by the power of your Eternal Spirit,
I am enabled to be like him.
May I never forget the great cost of his blood
to effect the atoning sacrifice
that takes away the penalty for my sins.

میں آج اور ہر روز تجھ کو
پکارتا/پکارتی ہوں کہ مجھے
میرے گناہوں سے نجات دے
میں نے تجھے ناراض کیا اور
اپنے اور تیرے درمیان جدائی پیدا کی۔
اے عیسیٰ یعنی اللہ تعالیٰ کے جی اٹھنے والے کلام
میرے دل اور میری زندگی میں آ
اور مجھے اپنے پیار سے بھر دے
کہ میں تیری اطاعت کروں
اور تیرے احکام کی جو ابدی روح کے الہام سے
توریت اور انجیل میں اترے، پیروی کروں۔
جو کچھ عیسیٰ المسیح نے کیا، اسکی بنیاد پر،
میں یہ گذارش پیش کرتا ہوں،
کہ تخلیق کے نئے راستے پر میری رہنمائی کر۔
تعریف صرف اللہ کی ہو،
اور میں اپنے دل میں یقین کرتا ہوں
کہ حضرت عیسیٰ کلام اللہ
کے ذریعے سے میری دُعا سنی گئی ہے۔ آمین۔

I call on you now and every day
to deliver me from my sins,
which offend you and have caused
the separation between us.
Come into my heart and life,
Isa, the risen Word of Allah,
and fill me with your love
that I might submit to
and follow your commandments
sent down through you
in the *Taurat* and the *Injil*
by the inspiration of the Eternal Spirit.
Lead me on the straight path to the new creation.
On the basis of what Isa al-Masih has done,
I offer this request to you, praise be unto you,
and believe in my heart that through Isa your Word
it is granted. Amen."